بسم اللہ الرحمن الرحیم

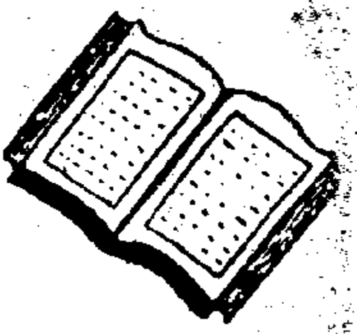

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

فون ۶۹۲

الفرقان

[illegible]

"مذاہب عالم پر نظر"

جنوری ۱۹۷۴ء

سالانہ اشتراک

پاکستان — آٹھ روپے
بیرونی ممالک ہوائی ڈاک — ۲ پونڈ
بیرونی ممالک بحری ڈاک — ۱ پونڈ
فی پرچہ پاکستان — اسی پیسے

مدیر مسئول
ابو العطاء جالندھری

مکتبہ الفرقان کی نہایت مفید کتابیں

(۱) **تحریری مناظرہ** ـ عیسائی پادری عبدالحق صاحب اور سلسلہ احمدیہ کے مناظر مولانا ابوالعطاء صاحب کے درمیان الوہیت مسیح پر تحریری مناظرہ ہے ۔ جس میں دوسرے پرچہ کے بعد ہی پادری صاحب لاجواب ہوکر عاجز آ گئے قابل مطالعہ ہے ۔ (قیمت 1/50 روپیہ)

(۲) **بہائی شریعت پر تبصرہ** ـ بہائیوں کی اصل شریعت مع اردو ترجمہ و تبصرہ (قیمت 1/50 روپیہ)

(۳) **مباحثہ مہت پور** ـ یہ مناظرہ شیعہ صاحبان اور احمدیہ جماعت میں چار اختلافی اہم عقائد پر تحریری مناظرہ ہوا ہے ۔ شیعہ صاحبان کے علامہ یوسف حسین صاحب مناظر تھے اور جماعت احمدیہ کی طرف سے مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مناظر تھے (قیمت -/2 روپے)

(۴) **کلمۃ الحق** ـ خلافت راشدہ پر تحریری مناظرہ جس میں اہلسنت و الجماعت کی طرف سے حضرت حافظ روشن علی صاحب مناظر تھے (قیمت -/75 پیسے

(۵) **القول المبین فی تفسیر خاتم النبیین** ـ جناب مودودی صاحب کے رسالہ کا مکمل لاجواب جواب ہے ۔ (حجم 250 صفحات قیمت -/2 روپے)

(۶) **مباحثہ مصر** (انگریزی) ـ عیسائی پادریوں سے احمدی مبلغ کا شاندار مناظرہ ۔ (قیمت 1/25 روپیہ)

(۷) **نبراس المومنین** ـ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ۱۰۰ احادیث کا سلیس ترجمہ و تشریح ۔ (قیمت -/50 پیسے)

(۸) **کلمۃ الیقین** ـ ختم نبوت کی مختصر صحیح تشریح (قیمت -/12 پیسے)

(۹) **ماہنامہ الفرقان کے سالانہ مجلد مکمل فائل 1964ء سے 1973ء تک** (ہر سال کے علیحدہ علیحدہ) (قیمت -/10 روپے)

نوٹ : محصول ڈاک خریدار کے ذمہ ہوتا ہے ۔

مینجر ماہنامہ الفرقان ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۲۴ | مجلہ الفرقان ربوہ | ذوالحجہ ۱۳۹۲ ہجری قمری
شمارہ ۱ | جنوری ۱۹۷۴ء | صلح ۱۳۵۳ ہجری شمسی

الفہرست

مضمون	مصنف	صفحہ
• "تہتر فرقوں کا ایک ترجمۂ قرآن"؟	ایڈیٹر	صلہ
• اسلامی تقریبات اور مکہ معظمہ	"	۳
• "شریفانہ گفتگو اور یسوع کے سخت کلمات	"	۴
• نعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	جناب سلیم شاہجہانپوری	۵
• جھوٹے اور ناپاک الزام (شورش کاشمیری گوبلز کا کردار ادا کر رہے ہیں)	ایڈیٹر	۶
• خلافت راشدہ اور جماعت احمدیہ (ایک مفاہمی مکتوب)	"	۸
• الفاظ میں اتفاقی مشابہت اور پروفیسر تیفری (علم اللسان کے متعلق ایک تحقیقی مقالہ)	جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائل پور	۹
• دُرِّ ثمین (نظم)	جناب نسیم سیفی صاحب	۱۷
• شذرات	ایڈیٹر	۱۸
• احمدیت مغربی مصنفین کی نظر میں	جناب محمد زکریا صاحب ایڈووکیٹ کینیڈا	۲۵
• دعائیہ تضمین (نظم)	جناب چودھری شبیر احمد صاحب بی اے	۲۷
• رسول مقبولؐ کی زندگی کا مختصر تاریخی خاکہ	جناب مولانا غلام باری صاحب سیف	۲۸
• کوہاٹ کے پیر کا فتویٰ	اقتباس	۳۱
• جناب م ش کا مکتوب بنام شورش کاشمیری	"	۳۲
• خاتم النبیین کے معنوں پر ایک نظر	جناب چودھری محمد شریف صاحب فاضل	۳۳
• شانِ خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم	جناب مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری	۳۶
• "وہابی مذہب کے ڈھول کا پول"	بریلوی عالم قادری صاحب کا اشتہار	۳۷
• حاصلِ مطالعہ	الحاج عزیز الرحمٰن صاحب منگلا	۴۲
• میرا سفرِ انگلستان	ابوالعطاء	۴۳
• دُعا (عربی نظم)	جناب پروفیسر محمد عثمان صاحب صدیقی	۴۶

دینی اور تعلیمی و تبلیغی مجلہ

الفرقان ربوہ

ایڈیٹر :- ابوالعطاء جالندھری

دو مناظرے

(۱) پادری عبدالحق صاحب سے

—— الوہیتِ مسیح ——

پر تحریری مناظرہ - قیمت دو روپے

(۲) شیعہ مجتہد مرزا یوسف حسین صاحب سے

—— چار اختلافی مسائل ——

پر تحریری مناظرہ - قیمت دو روپے

محصول ڈاک بذمہ خریدار

مینجر مکتبہ الفرقان ربوہ

سالانہ اشتراک

پاکستان .. .. .. آٹھ روپے
بیرونی ممالک بحری ڈاک۔ ایک پونڈ (پچیس روپے)
" " ہوائی ڈاک۔ دو پونڈ (پچاس روپے)
فی پرچہ پاکستان :- اسی پیسے

اداریہ

تہتر فرقوں کا ایک ترجمۂ قرآن؟

مدیر الاعتصام کے نزدیک یہ خام خیالی ہے

گزشتہ دنوں علماء کے "فتنۂ تحریف قرآن کریم" کے ازالہ کے سلسلہ میں حکومتِ پاکستان کی طرف سے ایک یہ تجویز منظرِ عام پر آئی تھی کہ قرآن مجید کا ایک متفقہ ترجمہ شائع کر دیا جائے۔ تجویز کی حد تک تو یہ بڑی خوشنما بات ہے مگر قابلِ غور یہ امر ہے کہ تہتر فرقوں کے غیر روادارانہ ماحول میں یہ بات عملی جامہ اختیار کر سکتی ہے؟ مدیر الاعتصام لکھتے ہیں :-

"مرکزی وزیر اطلاعات صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ موجودہ حکومت قرآن مجید کا ایک ایسا ترجمہ کرا کے شائع کرے گی جو تمام مکاتبِ فکر کے نزدیک قابلِ قبول ہو گا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس کی قطعاً ضرورت نہیں" (الاعتصام لاہور ۳۰ نومبر ۱۹۷۳ء)

ذرا تفصیلی بحث کرتے ہوئے فاضل مدیر آگے لکھتے ہیں :-

"اس بات کا خدشہ ہے کہ اس سرکاری ترجمے میں تجدد کے ایسے جراثیم بھر دیئے جائیں جو بحث و تنازع کا ایک نیا دروازہ کھول دیں"

پھر شاہ عبدالقادر دہلوی کے اُردو ترجمہ کے مستند ہونے کا ذکر کرتے ہوئے مدیر الاعتصام لکھتے ہیں :-

"اسی ترجمۂ قرآن کو سرکاری اہتمام میں چھپوا دیا جائے اگر فی الواقع حکومت ضرور ہی کوئی ترجمۂ قرآن مجید شائع کرنا چاہتی ہے"

آگے چل کر مدیر الاعتصام فرماتے ہیں :-

"قرآن مجید کی اُردو تفاسیر بھی چھپ رہی ہیں۔ عام فہم حواشی بھی لکھے جا چکے ہیں اور لکھے جا رہے ہیں۔ تراجم بھی شائع ہو رہے ہیں۔ اگر حکومت بھی ایک اور مترجم قرآن مجید شائع

کر دے گی تو کون سا تیر مارے گی ؟"

آخر پر مدیر الاعتصام کے یہ الفاظ بھی توجہ کے قابل ہیں لکھتے ہیں :-

"اگر محض ترجمۂ قرآن مجید شائع کر کے وزیر مذکور یہ سمجھیں کہ انہوں نے حکومتی وسائل کو صحیح مصرف میں استعمال کیا ہے اور اپنی ذمہ داریوں سے بھی عہدہ برآ ہو گئے ہیں تو یہ خام خیالی ہی سمجھی جائے گی "
(الاعتصام ۳۰ر نومبر ۱۹۷۳ء صہ)

حکومتِ پاکستان کی طرف سے یہ تجویز تھی کہ اگر سب فرقوں کے علماء ایک ترجمۂ قرآن مجید پر اتفاق کر لیں تو حکومت اس ترجمہ کو سرکاری طور پر شائع کر دے گی۔ ظاہر ہے کہ ایسا اتفاق ممکن نہیں ورنہ یہ علماء فرقوں کے جھنجھٹ کو ہی کیوں ختم نہ کر دیں۔ اسلئے عقلاً حکومت کی یہ مشروط تجویز قابلِ عمل نہیں ہے کیونکہ علماء ایک ترجمہ پر کبھی متفق نہیں ہو سکتے۔ مسلمانوں کی ساری خرابی تو علماء کا مستقل عدمِ اتفاق ہی ہے۔

قرآن پاک عربی زبان میں نازل ہوا ہے اور عربی زبان اُمُّ الْاَلْسِنَہ ہے۔ اس کی فصاحت و بلاغت اور جامعیت کے پیشِ نظر قرآن مجید کا ایسا اُردو ترجمہ جو سب اہلِ علم کے نزدیک ایک ہی ہو غیر ممکن ہے۔ مزید واضح رہے کہ قرآنی مفاہیم کے جاننے میں ظاہری علم کے علاوہ تقویٰ اور پاکیزگی کا خاص اثر ہے۔ لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ پس حکومت کا "ایک ترجمۂ قرآن مجید" کے مخمصے میں پڑنا ایک بے نتیجہ کوشش ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ معارفِ قرآنی کا اظہار مطہرین کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور تراجم کے باہمی اختلافات کا فیصلہ کرنا حَکَمٌ عَدْلٌ کا کام ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے وهو الامام المهدی ہے۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد لله رب العٰلمين ٭

اسلامی تقریبات اور مکہ معظمہ

نوائے وقت لاہور نے ۱۴ر جنوری ۱۹۷۴ء میں لکھا ہے :-

"کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ اسلامی تقریبات کے معاملہ میں ساری دنیائے اسلام کے ممالک مکہ معظمہ کی پیروی کریں۔ آخر مختلف ملکوں کی موجودہ جغرافیائی سرحدوں کی کوئی شرعی حیثیت تو ہے نہیں کہ جب تک کسی ملک کے اندر کے کسی شہر میں چاند نظر نہ آئے وہ ملک عید نہیں کر سکتا۔ اگر کراچی میں دیکھا گیا چاند لاہور والوں کے لئے حجت ہو سکتا ہے تو مکہ معظمہ میں دیکھا گیا چاند کیوں سب کے لئے حجت نہیں ہو سکتا۔ طلوع آفتاب کے اوقات بھی مختلف ہیں مگر ساری دنیا میں شمسی کیلنڈر ایک ہے کیونکہ ہر جگہ گرین وچ کے وقت کو سٹینڈرڈ تسلیم کیا گیا ہے اسی طرح دنیائے اسلام بھی قمری کیلنڈر کیلئے مکہ معظمہ کے اوقاتِ طلوعِ قمر کو معیار مقرر کر سکتی ہے اور یہ عالمِ اسلام کے مزید اتحاد کی جانب ایک عملی اور مؤثر قدم ہوگا۔"

ہمارے نزدیک یہ مسئلہ خاص طور پر قابلِ غور ہے اگرچہ اس میں کچھ فقہی اور طبعی دقتیں ہیں مگر ان کو غور و فکر اور مشورہ سے حل کیا جا سکتا ہے۔ عید الاضحیٰ کا مکہ معظمہ کے مطابق ہونا عین مناسب ہے ٭

"شریفانہ گفتگو" اور یسوع مسیح کے سخت کلمات

مدیر کلام حق غور کر کے جواب دیں!

مسیحی رسالہ کلام حق گوجرانوالہ لکھتا ہے :-

"ہر شخص اپنے مخاطب سے یہی توقع رکھتا ہے اور تو اور شرافت سے عاری شخص بھی اپنے مخاطب سے شریفانہ گفتگو کی توقع رکھتا ہے۔ اور مسیحی لوگوں کا معاملہ تو بالکل صاف ہے۔ ان کو تو تعلیم ہی یہ دی گئی ہے "جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں تم بھی ان کے ساتھ کرو" اور مسیحی یہی چاہتے ہیں کہ تمام مذاہب کے علماء و پیرو اسی سنہری اصول پر عمل کریں" (نومبر ۱۹۸۳ء صفحہ ۳)

عملی طور پر اس سنہری اصول کو پادری صاحب نے یوں استعمال کیا ہے کہ مدیر حیات کے ایک فقرہ کو بہانہ بنا کر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے خلاف طوفانِ بے تمیزی برپا کر دیا۔ حالانکہ بطور زجر جب انبیاء مجرمین کو ملزم قرار دیتے ہیں تو اُن کے کلام کی حکمت کو سمجھنا پادری صاحبان کے لئے کچھ مشکل نہیں تھا۔ انجیل میں یسوع مسیح کے کلمات ذیل اُن کی راہنمائی کرنے کے لئے کافی ہیں۔ لکھا ہے کہ مسیح نے کہا:-

(۱) اے سانپو! اے افعی کے بچو تم جہنم کی سزا سے کیونکر بچو گے۔ (متی ۲۳/۳۳)
(۲) اے ملعونو! (متی ۲۵/۴۱)۔ (۳) اے ریاکار فقیہو اور فریسیو! تم پر افسوس ہے کہ تم سفیدی پھری ہوئی قبروں کی مانند ہو جو اوپر سے تو خوبصورت دکھائی دیتی ہیں مگر اندر مُردوں کی ہڈیوں اور ہر طرح کی نجاست سے بھری ہوئی ہیں (متی ۲۳/۲۷)
(۴) اے احمقو! اور اندھو! (متی ۲۳/۱۷)
(۵) اے شیطان میرے سامنے سے دور ہو (متی ۱۶/۲۳)۔ (۶) اے سانپ کے بچو! تم بُرے ہو کر کیونکر اچھی باتیں کہہ سکتے ہو (متی ۱۲/۳۴)۔ (۷) پاک چیز کتوں کو نہ دو اور اپنے موتی سوروں کے آگے نہ ڈالو۔ (متی ۷/۶)۔ (۸) اس زمانے کے بُرے اور زناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں (متی ۱۲/۳۹)

معزز قارئین! اگر آپ انجیل کے ان حوالہ جات

پر غور کریں گے تو آپ اندازہ لگا سکیں گے کہ اُس زمانہ کے یہود نامسعود کن کن نازیبا کلمات سے حضرت مسیح کا دل دُکھاتے تھے جن کی وجہ سے مسیحؑ نے اُن کو مندرجہ بالا لفظوں سے یاد فرمایا۔

ہم مدیر کلام حق سے دریافت کرتے ہیں کہ آیا یہ الفاظ "شریفانہ گفتگو" میں داخل ہیں؟ اگر نہیں تو مسیحؑ پر الزام کا کیا جواب ہے اور اگر یہ سب کلمات شریفانہ گفتگو ہیں اور یہی انجیلی معیار ہے تو پادری صاحبان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان کلمات پر جو آپؑ نے معاندین کی حقیقت کا اظہار کرنے کیلئے بطور جج استعمال کئے ہیں کیوں اعتراض ہے؟

اصل بات یہ ہے کہ نبی اور مامور کی حیثیت قاضی کی بھی ہوتی ہے اور ایک طبیب کی بھی۔ قاضی کا فرض ہوتا ہے کہ مجرم پر فرد جرم لگاتے وقت اسکے جُرم کا ذکر کرے، یہ ذکر نہ گالی ہے اور نہ تشدد۔ بلکہ جج کا اپنے فرض کو ادا کرنا ہے۔ ایسا ہی طبیب جب بیمار کو پوری طرح محتاط رہنے کی ہدایت دینا چاہتا ہے تو اُسے واضح طور پر بتاتا ہے کہ تم میں یہ یہ مرض ہے اگر احتیاط نہ کروگے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ طبیب کا یہ رویہ کسی طرح قابلِ اعتراض نہیں۔

جب تک مدیر کلامِ حق اور اس کے نامہ نگار اس حقیقت کو تسلیم نہ کریں گے وہ انجیلی سخت کلمات کی کوئی توجیہہ نہیں کرسکتے۔ ہم ان کے جواب کے منتظر ہیں +

ہادیٔ برحق محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

جناب سلیم شاہجہانپوری

نازشِ دوراں فخرِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم
ہادیٔ برحق محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

آپ ہیں احمد، آپ محمد، آپ ہیں افضل آپ ہیں امجد
آپ مکرم، آپ معظم صلی اللہ علیہ وسلم

آپ سراسر سایۂ رحمت، آپ مجسم خیر و برکت
آپ سے قائم عظمتِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم

آپ حبیب خالقِ اکبر، آپ شفیع روزِ محشر
آپ ہیں زیبِ زینتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کا ثانی آپ کا ہمسر ہے نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا
آپ ہی تو ہیں صاحبِ خاتم صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کا رُتبہ فہم سے بالا آپ ہیں برتر آپ ہیں اعلیٰ
آپ عظیم اور آپ ہیں اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

سب پر ہے احسانِ محمدؐ سب ہیں ثنا گو یانِ محمدؐ
از عیسیٰؑ تا حضرتِ آدمؑ صلی اللہ علیہ وسلم

گنگ سلیم اپنی تو زباں ہے کون کرے اور کس سے بیاں ہو
توصیفِ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم

جھوٹے اور ناپاک الزام!

شورش صاحب گوبلز کا کردار ادا کر رہے ہیں'

مدیر چٹان شورش کاشمیری کا عقیدہ ہے کہ ایک جھوٹے الزام کو بار بار دُہرانے سے لوگ اسے سچ سمجھنے لگیں گے۔ کئی بار تردید ہو جانے کے باوجود وہ جماعت احمدیہ پر پھر الزام لگاتے ہوئے لکھتے ہیں:-

(الف) "ہمارا الزام یہ ہے کہ

۱- میرزائی اُمّت عالمی استعمار کی ایجنٹ ہے جو عرب ریاستوں کی استعمار کیلئے جاسوسی کرتی اور پاکستان میں عالمی استعمار کی ففتھ کالمسٹ ہے۔

۲- میرزائی اُمّت کا اسرائیل میں تبلیغی مشن گردوپیش کی عرب ریاستوں کے رازوں کی چوری کے لئے قائم ہے اور اسرائیل کے حسب ہدایت سرگرم کار ہے۔

۳- میرزائی اُمّت کوئی دینی جماعت نہیں ایک سیاسی اُمّت ہے جو پاکستان کی قطع و برید میں حصہ لے چکی ہے اور آئندہ بھی عالمی استعمار کا تقسیمی منصوبہ اس کی داخلی مہمات میں ہے۔

۴- میرزائی اُمّت پاکستان کی ہندوستان سے جغرافیائی ہم آغوشی کے لئے راہیں استوار کر رہی ہے۔

بھٹو اپنے اللہ سے پوچھیں وہاں سے جواب آئے کہ شورش کاشمیری ملک میں انتشار پھیلا رہا اور قادیانی اُمّت سے متعلق غلط کہہ رہا ہے تو اس کو پھانسی پر لٹکوا دیں۔"

(چٹان ۱۴ جنوری ۱۹۷۴ء ص۳)

(ب) مسلمانوں سے "ایک لاکھ روپیہ جمع کرنے کا اعلان" کرتے ہوئے شورش صاحب نے لکھا ہے کہ:-

"راقم علیٰ وجہ البصیرت حالات کے عمیق مطالعہ کی بدولت اس نتیجہ تک پہنچ چکا ہے کہ

میرزائی عرب ریاستوں اور افریقہ کی مملکتوں میں یہ تاثر دے رہے ہیں کہ پاکستان ان کی ریاست ہے۔ وہ عربوں کی جاسوسی کر کے انہیں پاکستان سے بدگمان کرتے ہیں۔ بھارت سے پاکستان کے متعلق انہوں نے گٹھ جوڑ کر لیا ہے اور پاکستان کی

بندربانٹ کے بعد وہ سکھوں کی معیت میں
پنجاب کو سرحد و بلوچستان سے توڑ پھوڑ کر
اکالی + احمدی ریاست بنانے کا منصوبہ
تیار کر چکے ہیں"۔

(چٹان ۱۴ر جنوری ۱۹۷۴ء صلہ)

ہم اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر علی رؤس الاشہاد اعلان کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے متعلق اخبار کو بلز کا یہ بیان سرتاپا کذب و افتراء ہے۔ سب باتیں خود ساختہ ہیں محض جھوٹ ہیں۔ ان میں ایک ذرہ بھر صداقت نہیں ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

شورش صاحب جناب بھٹو کو اللہ تعالیٰ سے دریافت کرنے کا مشورہ دے رہے ہیں کیا خود بھی انہوں نے کبھی اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا ہے؟ اگر ان کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان ہوتا اور ان کے دل میں ذرہ برابر خوفِ خدا ہوتا تو وہ اتنے خوفناک افتراء شائع کرنے سے پہلے کچھ تو سوچتے۔

مذہبی میدان میں شکست کھانے کے بعد سیاسی اشتعال انگیزی کرنا سب نبیوں کے دشمنوں کا شیوہ رہا ہے۔ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کے بارے میں فرعونِ مصر اور اس کے ساتھیوں نے کہہ دیا تھا کہ:

اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ
اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ
بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ
الْمُثْلٰى۔ (طٰہٰ ع)

یہ دونوں اپنے جادو کے زور سے
تمہیں تمہارے ملک سے جلاوطن کر کے
اس پر قابض ہو جانا چاہتے ہیں اور
تمہارے دین کا ستیاناس کرنے کا
ارادہ رکھتے ہیں۔

مظلوم بنی اسرائیل پر فرعونیوں نے ظلم کیا مگر انہیں اس ظلم کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس زمانہ میں اسلام کی اشاعت اور اکنافِ عالم میں قرآن مجید کی تبلیغ کے لئے قائم ہوئی ہے غریبوں اور کمزوروں کی جماعت ہے۔ معاندین ہر جگہ احمدیوں کو اپنے ظلم کا تختۂ مشق بنا رہے ہیں۔ احمدی حق و یقین پر قائم ہیں۔ قریباً پون صدی سے یہ مظلوم جماعت اعلاءِ کلمۂ اسلام کر رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جھکتی ہوئی ظالموں کے ظلم برداشت کر رہی ہے۔ سب سے بڑا ظلم اس جماعت پر وہ جھوٹ ہیں جو اس کے دشمن اس کے خلاف شائع کر رہے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ ایک زندہ اور علیم و بصیر خدا موجود ہے ہماری اسی کی بارگاہ میں فریاد ہے۔ والی اللہ المشتکیٰ وھو خیر الناصرین ھو ربنا نعم المولیٰ ونعم الوکیل۔

مکتبہ الفرقان ربوہ

مکتبہ الفرقان کی کتابوں کی فہرست مفت طلب فرمائیں
سلسلہ احمدیہ کی جملہ کتابیں اس مکتبہ کے ذریعہ طلب فرما سکتے ہیں۔

خلافتِ راشدہ اور جماعتِ احمدیہ

مدیر نوائے وقت کے نام ایک وضاحتی مکتوب

[گزشتہ دنوں روزنامہ نوائے وقت میں جو آزادیٔ صحافت کی علمبرداری کا دعویدار ہے مولوی عبدالستار صاحب نیازی کا ایک غلط بیان شائع ہوا تھا۔ خاکسار نے مدیر نوائے وقت کے نام ذیل کا مکتوب بطور وضاحت ارسال کیا تھا ——— (ابوالعطاء)]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب روزنامہ نوائے وقت لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے مؤقر جریدہ کی اشاعت ۱۸ر نومبر ۱۹۷۳ء میں جناب مولوی عبدالستار صاحب نیازی کا ایک مضمون زیرِ عنوان "انٹرمیڈیٹ کے لئے تاریخ کا نیا نصاب" شائع ہوا ہے۔ مضمون نگار نے خلافتِ راشدہ کی تاریخ کے سلسلہ میں شیعہ طلباء کے ساتھ احمدیوں کو بلاوجہ محض زیبِ داستان کے طور پر شامل کر دیا ہے۔ احمدی خلافتِ راشدہ کے قائل ہیں اور خلفاءِ اربعہ کو برحق خلیفہ تسلیم کرتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو اسلامی سلطنت کے باغی مرتدین سے جنگ کی اور زکوٰۃ ادا کرنے کی ہدایات جاری فرمائیں احمدی اس اُسوہ کے قائل ہیں۔ انہیں خلفاءِ راشدین کے کسی عمل سے کوئی "پرخاش" نہیں یہ صرف بعض معاند علماء نے غلط طور پر احمدیوں کی طرف منسوب کر رکھا ہے۔ نیازی صاحب نے لکھا ہے کہ:-

"سردست صرف قادیانی اور شیعہ طلباء کے لئے اس مضمون کو اختیاری قرار دیا جا سکتا ہے اور ساتھ ہی مستقل طور پر ایک ہسٹاریکل ریسرچ بورڈ (جو ماہرینِ تاریخ پر مشتمل ہو) مقرر کر کے ایک معتمد علیہ قابلِ قبول تاریخ مرتب کی جا سکتی ہے۔" (نوائے وقت ۱۸ر نومبر ۱۹۷۳ء)

واضح رہے کہ احمدی خلافتِ راشدہ کے مضمون میں کسی اختیاری مضمون کے طلبگار نہیں۔ ہم لوگ خلفاءِ راشدین کے کسی عمل سے کوئی اختلاف نہیں رکھتے ہمیں تو موجودہ علماء کے غلط استدلالات سے اختلاف ہے ولس۔

خاکسار

ابوالعطاء جالندھری ربوہ

ایک خاص تحقیقی مقالہ

بعض الفاظ میں اتفاقی مشابہت اور پروفیسر جیفری

الفاظ۔ رزق، عفریت اور ابلیس

(محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائلپور)

فلالوجی یعنی علم اللسان کی شاہراہ پر ایک ایسا موڑ آتا ہے جس پر

خطرہ۔ احتیاط سے چلو

کا نشان لگا ہوا ہے۔ اس موڑ سے گزرنا بڑی حزم و احتیاط کو چاہتا ہے۔ اگر پوری احتیاط سے کام نہ لیا جائے تو غلط راہ پر گامزن ہو کر منزلِ مقصود ناپید ہو جاتی ہے۔ افسوس کا مقام ہے کہ پروفیسر جیفری نے اس موڑ پر بیسیوں مرتبہ ٹھوکر کھائی ہے۔

اس موڑ کی کیفیت یہ ہے کہ دو زبانوں کے بعض الفاظ اپنی شکل و صورت کے لحاظ سے اور اپنے معنی اور مفہوم کی بناء پر ایک ہی لفظ کے دو روپ نظر آتے ہیں لیکن دراصل یہ دونوں لفظ بالکل جدا گانہ ماخذوں پر مبنی ہوتے ہیں۔ یہ علم اللسان کا ایک دقیق مسئلہ ہے جو مثالوں سے واضح ہو جائے گا۔

۱۔ انگریزی زبان کا لفظ مسٹری (MYSTERY) ہے جس کے معنی ہیں۔ پردۂ خفا مخفی اور پوشیدہ بات ـــ بظاہر یہ لفظ اپنی صورت اور معنی کے لحاظ سے "مستور" معلوم ہوتا ہے۔ مگر ایسا ہرگز نہیں ہے۔ کیونکہ لفظ مسٹری میں (س۔ٹ۔ی) سفکس (لاحقہ) ہے اور اس کا روٹ (MYO) ہے جس کے معنی ہیں۔ آنکھیں بند کرنا۔ تاریک ہونا۔ معمہ۔ چیستان) یعنی (عمی۔ اندھا ہونا۔ عمّی۔ چھپانا۔ گم کرنا (راستہ)۔ مشتبہ ہونا۔ پیچیدہ کرنا۔ معمہ۔ چیستان)

نوٹ۔ آکسفورڈ ڈکشنری کا روٹ درست اور اسکیٹ کا روٹ غلط ہے۔ اس قسم کے اختلاف انگریزی لغت نویسوں میں بڑے کثیر ہیں جن کی صحت عربی زبان ہی سے کی جا سکتی ہے۔

۲۔ فرنچ زبان کا لفظ ہے (CO-IR۔ گرنا) جو بظاہر (خرّ۔ گرنا) معلوم ہوتا ہے۔ مگر یہ غلط ہے کیونکہ IR علامت مصدری ہے۔ اور ماخذ قائم کرنے کے لئے لازم ہوتا ہے کہ علامت مصدری اور لاحقہ کو بالکل ترک کر دیا جائے۔ پس لفظ مذکور کا روٹ ہے (CO۔ وقع گرنا) البتہ فرنچ زبان کا ایک اور لفظ ہے (COUR-IR۔ گرنا) علامت مصدری کو

چھوڑ کر یہ لفظ بے شک (CR خرّ۔ گرنا) ہے جو ہندی میں (گرنا = خرّ) ہے۔ گویا عربی کا لفظ (خرّ) فرینچ اور ہندی میں مشترک ہے۔ اور دونوں زبانوں کے سرمایے میں شامل ہے۔

۳۔ فرینچ زبان کا لفظ ہے (PIQU - er چھیدنا) علی الظاہر یہ لفظ (فقر۔ سوراخ کرنا) معلوم ہوتا ہے مگر یہ بات غلط ہے۔ علامت مصدری کو چھوڑ کر لفظ مذکور کا ماخذ ہے (فقأ۔ چیرنا۔ پھوڑنا)۔

۴۔ صراط عربی۔ راستہ فارسی۔ سٹریٹ لاطینی۔ یہ الفاظ کم و بیش ہم شکل ہیں اور ہم معنی ہیں۔ مگر تینوں کا روٹ الگ الگ ہے۔ لفظ صراط پر ہم پہلے بحث کر چکے ہیں۔

۵۔ انگریزی زبان کا لفظ ہے (MANA-CLE ہتھکڑی) بظاہر یہ (منکل۔ سزا کا اوزار) معلوم ہوتا ہے۔ لیکن دونوں الفاظ کے روٹ بالکل الگ الگ ہیں۔

۶۔ فرینچ زبان کا لفظ ہے (FU - ir۔ دوڑنا) بظاہر یہ (فرّ۔ دوڑنا) معلوم ہوتا ہے۔ مگر اس کا روٹ لاطینی زبان کا لفظ ہے (FUGA۔ دوڑنا = افاج دوڑنا) فرینچ لفظ میں ج بدل گیا ہے "ی" میں۔ مگر لاطینی میں ج قائم ہے۔ یہی لفظ پنجابی میں بھجنا یعنی دوڑنا ہے۔

اس قسم کی مزید مثالیں بھی پیش کی جا سکتی ہیں۔ ان مثالوں سے یہ بات واضح ہے کہ بعض الفاظ میں اتفاقی مشابہت صوری اور معنوی پیدا ہو جاتی ہے مگر وہ ایک دوسرے کے ہم ماخذ نہیں ہوتے — اور پروفیسر جیفری اتنا ئے تحقیق میں قرآنی الفاظ کے متعلق مندرجہ صدر احتیاط سے غافل اور بے نیاز ہو گئے ہیں اور اس کی بیسیوں مثالیں ہیں۔ جن میں سے چند حسب ذیل ہیں۔

قولہ سے مراد پروفیسر جیفری کا ادعا ہے۔
اقول سے مراد خاکسار کی طرف سے ادعائے مذکور کا جواب اور تردید ہے۔

رزق اور روزی

قولہ۔ قرآنی لفظ رزق کا ماخذ فارسی زبان کا لفظ روزی ہے۔ جو روز بمعنی دن اور روشنی پر مبنی ہے۔ لفظ (روزی) ایرانی زبان سے آرامی زبان میں گیا۔ پھر آرامی سے سُریانی میں پہنچا اور سُریانی زبان سے عربی میں در آیا۔ روز کے معنی دن یا روشنی ہیں۔ مگر روزی سے مراد ہے ایک دن کی خوراک، مجازاً روٹی۔ لفظ رزق قدیم ترین عربی ادب اور اشعار میں استعمال ہوا ہے اسلئے کسی قدیم زمانے میں لفظ روز بشکل رزق عربی زبان میں داخل ہو گیا۔ اور علمائے مغرب کا یہی نظریہ ہے۔

اقول۔ (ا) لفظ روزا اور رزق میں بُعد القطبین ہے۔ اُوپر ہم نے چھ مثالیں دی ہیں جن میں پُوری مشابہت اور تجنیس خطی کے باوجود ماخذ مختلف ہیں۔ روزا اور رزق میں تو پُوری تجنیس خطی بھی نہیں ہے۔

(ب) روز ایرانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں
(روز- دن یا دن کا کوئی حصہ- آفتاب- روشن)
جیفری صاحب بھی اس لفظ کے معنی روشنی بیان
کرتے ہیں۔ دراصل روز عربی لفظ (زھر) کا
مقلوب ہے (زہر = آفتاب کا چمکنا- روشن
ہونا) پس پروفیسر صاحب کا مزعومہ مأخذ بھی
عربی الاصل ہے مگر فرق یہ ہے کہ لفظ روز کا
کوئی مصدر فارسی زبان میں نہیں ہے۔ عربی کی
طرف لوٹ کر اس لفظ کی وجہ تسمیہ روزِ روشن کی
طرح سامنے آگئی ہے کیونکہ زھر کا تعلق
آفتاب اور روشنی سے ہے جس کا دوسرا نام
دن ہے۔ عجمی زبانوں میں مقلوبیت کی ہزاروں
مثالیں ہیں۔ لفظ روز پر یائے نسبت لگائی گئی
اور روزی کے معنی ہوئے۔ دن سے متعلق۔
مجازاً دن بھر کی محنت اور کمائی یا خوراک۔
جو ہاتھ پاؤں ہلا کر حاصل کی گئی ہو۔ اور ظاہر
ہے کہ روزی بمعنی خوراک یا کمائی ایک مصنوعی لفظ
ہے۔ نہایت محدود و ناقص۔

تشریح۔ اصل بات یہ ہے کہ عجمی زبانوں کا سرمایۂ
مفردات نہایت قلیل ہے۔ اور چونکہ ضرورت
ایجاد کی ماں ہے اسلئے عجمی زبانیں مجازی طور
پر الفاظ گھڑ لیتی ہیں۔ جیسا کہ منن الرحمٰن صفحہ
پر درج ہے۔ الالسنة الاعجمية۔
"کیف توجد الفاظها من قبیل
البری والنحت۔ وشتان ما بينها
وبين المفرد البحت"
یعنی عجمی زبانوں کے اکثر الفاظ اُن کے
تراش خراش کے قبیل سے ہیں پس انکو خالص
مفردات سے کیا نسبت؟

پس اضطراراً روز سے روزی ایک گھڑا ہوا
لفظ ہے۔ بھلا اسے مفرد لفظ رزق سے کیا نسبت۔
پھر روز سے روزہ بنایا گیا جیسے لفظ صوم
کے معنی اور وجہ تسمیہ سے کوئی نسبت نہیں ؎

مُرغ زمیاں خاست مرا شرع نیست
روزہ و روزی ہمہ نزدم یکیست

(ج) روزی کی طرح کا ایک لفظ انگریزی کا ہیں ہے
یعنی DIE-T جس کا ایک رُوٹ ZAO
بمعنی دن ہے یعنی ضیاء سورج کی روشنی
وقال اللہ تعالیٰ ___ هو الذی
جعل الشمس ضياءً والقمر نورًا۔
یعنی وہی اللہ ہے جس نے سورج کو ذاتی
روشنی (والا) بنایا ہے اور چاند کو نور (والا)
بنایا ہے (۱۰-۶)

روزی کی طرح انگریزی زبان کا یہ لفظ بھی مجازی
استعمال پر مبنی ہے۔
اس تعلق میں انگریزی زبان کے مندرجہ ذیل مرکب
الفاظ کی ساخت پرداخت بھی ملاحظہ ہو۔ ہر لفظ تین
اجزاء پر مشتمل ہے۔

(a) MAIN-TAIN-ance بمعنی روٹی کپڑا۔
نان ونفقہ۔ یہ مجازی معنی ہیں۔ ورنہ مأخذ کے لحاظ

سے اس کے معنی ہیں (ہاتھ سے سہارا دینا)
(ب) SUS-TEN-ance غذا پہنچانا۔ غذائیت
خوراک۔ پرورش۔ یہ سب مجازی معنی ہیں۔ ورنہ
رُوٹ کے معنی ہیں (تھامنا)
(ج) SUB-SIST-ence بمعنی خوراک۔
روزی۔ مگر مأخذ کے معنی ہیں (قائم کرنا)
یہ تینوں لفظ بھی عربی مادوں پر مبنی ہیں۔
یہاں پر اس کی تفصیل بیان کرنا ضروری نہیں۔ یہ تینوں لفظ بھی منحوت ہیں۔ گھڑے گئے ہیں۔ اور عجمی زبانوں کے مرکب الفاظ کو اگر آپ غور سے دیکھیں گے تو اکثر اُن میں سے ایسے ہوں گے کہ اُن کے رُوٹ میں اور مجازی معنوں میں بہت تھوڑی نسبت ہوگی۔ جیسا کہ مندرجہ بالا تینوں الفاظ سے ظاہر ہے۔ اور مرکب الفاظ مفرد الفاظ کا بدل نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ مفرد لفظ ایک معین اور مقررہ مفہوم کے لئے مخصوص ہوتا ہے۔ انگریزی زبان کے مذکورہ بالا الفاظ پنجابی زبان کے ایک فصیح لفظ کے مطابق محض "ترلے" ہیں۔ اور لفظ روزی بھی فارسی زبان کا ایک "ترلا" ہے۔

رزق

رزق ایک نہایت وسیع اور عالمگیر لفظ ہے۔
جس کے معنی ہیں:۔
(ا) [رزق - جاری عطیہ خواہ وہ دُنیوی ہو یا اُخروی۔
مال۔ جاہ۔ علم۔
(ب) رزقًا للعباد۔ غذائیں اور جو چیز کھائی جاتی ہو۔ یا پہننے میں اور کسی استعمال میں آتی ہو۔ یہ سب رزق میں شامل ہیں۔ اور اُن کے لئے مقدر کیا گیا ہے کہ وہ بارش سے پیدا ہوں اور زمین سے برآمد ہوں۔
(ج) رزق کے معنی ہیں عطیۂ خداوندی۔ غیر متوقع فائدہ۔ بلکہ بارش کو بھی رزق کہا گیا ہے کہ وہ عطیہ رحمانی ہے اور تمام قسم کے رزقوں کو پیدا کرنے کا موجب ہے۔ وقال اللہ تعالیٰ وفی السماء رزقکم۔ یعنی بارش ہی تمہاری روزی ہے۔ (ماخوذ از راغب)
(د) الرزق۔ المطر۔ وفی القرآن وما انزل اللہ من السماء من رزقٍ فاحیا بہ الارض بعد موتھا (اقرب)۔
یعنی اللہ نے رزق کا موجب (پانی) بادل سے اُتارا ہے اور پھر اُس سے زمین کو اُسکے مرنے کے بعد زندہ کیا ہے (سورۃ جاثیہ آیت ۶)
نوٹ۔ دیکھئے۔ صاحب اقرب الموارد نے قرآن شریف سے رزق کے متعلق استناد کیا ہے کیونکہ قرآن شریف لُغت پر حاکم ہے نہ کہ لُغت قرآن شریف پر۔
(ھ) انّ اللہ ھو الرزاق۔ اور اللہ ہی سب کو کھانا کھلانے والا ہے (الذاریات۔ ۵۹)
الرزّاق۔ اللہ تعالیٰ لا یقال لغیرہٖ (اقرب)
الرزّاق۔ لا یقال الا للہ تعالیٰ (راغب)
الرزّاق۔ الرازق ولا یقال

اِلّا اللہ تعالیٰ (منجد) یعنی رزّاق صرف اللہ تعالیٰ کو کہا جاتا ہے اسکے غیر کو نہیں۔

(و) وما من دابّۃ فی الارض اِلّا علی اللہ رزقھا۔ اور زمین میں کوئی جاندار بھی ایسا نہیں ہے جس کا رزق اللہ کے ذمہ نہ ہو۔ (سورۃ ہود آیت ۷) یہاں روزی کا لفظ بالکل نہیں کھپ سکتا۔

(ز) ولا تحسبن الّذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتًا۔ بل احیاءٌ عند ربھم یرزقون یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے تم انہیں ہرگز مُردہ نہ کہو۔ وہ تو اپنے رب کے حضور زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے (آل عمران ۱۷۰)

یہاں بھی روزی یعنی کسبِ خوراک کا لفظ بالکل بے معنی ہو گا۔ کیونکہ :-

"دُنیا جس کا نام عالمِ کسب اور نشاۃِ اولیٰ ہے اسی دُنیا میں انسان اکتساب نیکی یا بدی کا کرتا ہے۔ اور اگرچہ عالمِ بعث میں نیکیوں کے واسطے ترقیات ہیں مگر وہ محض خدا کے فضل سے ہیں۔ انسان کے کسب کو ان میں دخل نہیں۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی ص۱۴۳)

اس سے ظاہر ہے کہ عالمِ اُخروی میں رزق کا تعلق ہے نہ کہ روزی کا جو ایک دن کی محنت یا کسب کا مفہوم رکھتی ہے۔ علاوہ ازیں برزخ عربی لفظ ہے جو مرکّب ہے زخ اور بَر سے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ طریقِ کسبِ اعمال ختم ہو گیا۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی ص۱۴۱)

پس عالمِ برزخ میں بھی روزی کا لفظ بے معنی ہو گا۔

مندرجہ بالا آیاتِ قرآنی اور ان کی تصریحات سے واضح ہے کہ رزّاق صرف اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور یہ ازلی ابدی صفت ہے جو دُنیا اور آخرت میں کارساز اور جلوہ گر ہے۔ انسان ہو یا کوئی اور جاندار اللہ تعالیٰ کی رزّاقی سے فائدہ اُٹھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بے شمار آلاء و نعماءِ دُنیوی و اُخروی لفظ رزق میں شامل ہیں۔ قرآن حکیم کی مندرجہ بالا آیات میں یا دوسرے مقامات میں جہاں جہاں رزق کا لفظ آیا ہے روزی کا لفظ کسی مقام پر بھی رزق کا بدل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ روزی کا مفہوم صرف اس قدر ہے کہ دن کے وقت محنت کر کے روٹی کا ٹکڑا حاصل کرنا اور بس۔

(ح) اور پروفیسر صاحب کا یہ قول کہ کسی قدیم ترین زمانے میں روزی سے رزق بنا اور عربی زبان میں آ گیا اگر تصلف نہیں تو تکلف ضرور ہے اور قیاس مع الفارق ہے۔ کیونکہ کسی لفظ کی قدامت اس کے اصلی اور خالص ہونے کی دلیل ہوتی ہے نہ اس کے دخیل ہونے کی۔ در حقیقت قرآنی الفاظ کے بارے میں پروفیسر صاحب کہتے چلے گئے ہیں کہ ہے تو یہ لفظ قدیمی اور قدیم سے کلامِ عرب میں مستعمل ہوتا آیا ہے مگر قیاس ہے کہ کسی قدیم

زمانے میں عربی زبان میں داخل ہوگیا ہو گا قیاس اور ظن کی بھی حد ہوگئی۔ مالھم بہ من علم اِن یتّبعون الّا الظنّ و انّ الظنّ لا یغنی من الحقّ شیئًا (۵۳-۲۹)

(ط) پروفیسر صاحب اور اُن کے پیشرو اعتراض کرنے والوں کی تھیوری تو یہ ہے کہ پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) نے سفر و حضر میں خصوصاً مدینہ میں پہنچنے کے بعد یہود، نصاریٰ اور دوسری اقوام کے لوگوں سے سُن سُنا کر غیر زبانوں کے الفاظ سیکھ لئے اور پھر قرآن شریف میں شامل کر لئے اور یہ الفاظ سُریانی، آرامی، عبرانی، حبشی وغیرہ زبانوں کے ہیں۔ مگر اس دعوے کا ثبوت یہ دیا جاتا ہے کہ یہ الفاظ قدیم ترین عربی کے الفاظ ہیں جو عربوں کی زبان پر جاری و ساری تھے۔ یعنی حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مادری زبان کے لفظ ہیں۔ تو پھر مذکورہ تھیوری قطعاً باطل ہو جاتی ہے کہ حضورؐ نے غیروں سے یہ الفاظ اخذ کئے۔ فاقررتَ بما انکرتَ سہ

مرا خواندی و خود بدام آمدی
نظر پختہ تر کن کہ خام آمدی

(ی) اور پروفیسر صاحب کا یہ قول کہ علمائے مغرب یا مستشرقین پروفیسر صاحب کی طرح رزق کو روزی سے ماخوذ کہتے ہیں بنائے فاسد علی الفاسد ہے۔ اور مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَاءَنَا کوئی دلیل نہیں ہوتی بلکہ یہ دلیل سے عاجز آنے کا نام ہے۔

گئیں بھول بھیڑیں جو آگے کی۔ بٹیا
اسی راہ پر پڑ لیا گلّہ سارا

(ک) اُوپر بیان ہو چکا ہے کہ روز مقلوب ہے زھر کا اور یقیناً غیر مقلوب لفظ کو مقلوب لفظ پر تقدّم زمانی حاصل ہوتا ہے خصوصاً جبکہ غیر مقلوب لفظ وسیع معنی بھی اپنے ساتھ رکھتا ہو۔ اور لفظ روزی تو رزق کا ایک فیصدی مفہوم بھی ادا نہیں کر سکتا۔ فتدبّر!

(ل) ظاہر ہے کہ لفظ روزی کو کوئی نسبت لفظ رزق سے نہیں ہے اور ہم بڑے وثوق سے کہتے ہیں کہ لفظ رزق عربی سے سُریانی زبان میں گیا اور اپنے وسیع مفہوم کی بجائے سُریانی زبان میں بقول پروفیسر صاحب اس کے معنی ہیں (*daily ration*) یعنی ایک دن کی خوراک۔ اور پھر آرامی زبان میں بھی اس کے معنی ایک دن کی خوراک اور روٹی کے ہیں۔ گویا سُریانی اور آرامی زبانوں میں لفظ رزق کے بیسیوں پہلوؤں میں سے صرف ایک پہلو باقی رہ گیا اور وسعت اور فراخی اس لفظ رزق کی قائم نہ رہی بلکہ محدود و مقید ہوگئی۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ منبع اوّل یہ لفظ عربی تھا کیونکہ کثیر کے اندر قلیل سما سکتا ہے نہ کہ اس کے برعکس۔ بقول پروفیسر صاحب آرامی اور سُریانی زبانیں فاقہ کش تھیں فارسی زبان نے انہیں یہ توشہ دیا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تحقیق یہ ہے کہ :-

"انّ العربیۃ اللسان الاولیٰ۔ من اللّٰہ المولیٰ۔ نزلت مع اٰدم من الجنّۃ العلیا۔ ثم بعد طول العہد حرّفت۔ وحدثت لغات شتّٰی۔ و اوّل ما ظہر بعد التحریف کان سُریانیا باذن اللّٰہ اللطیف وصرف اللّٰہ الیہ لہجۃ المبدلین ولاجل ذٰلک سمی العربی الاوّل عند المتقدمین۔" (منن الرحمٰن)

یعنی عربی ہی پہلی زبان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور آدمؑ کے ساتھ بہشت سے اُتری ہے۔ پھر ایک زمانہ کے بعد محرّف ہوگئی اور اُس سے اَور زبانیں پیدا ہوگئیں۔ اور تحریف کے بعد جو پہلی زبان ظاہر ہوئی وہ سُریانی تھی۔ اور خدا تعالیٰ نے زبان کے بدلانے والوں کا لہجہ ویسا ہی کر دیا۔ اور اسی واسطے متقدمین اسے پہلی عربی کہا کرتے تھے وکان عربیًّا بادنیٰ تصریف المتصرّفین۔ اور وہ ادنیٰ تغیّر کے ساتھ عربی ہی تھی۔

عفریت

قولہٗ: عفریت یعنی دیو۔ مکار۔ شریر۔ ہوشیار۔

عربی مادے عفر پر مبنی نہیں ہے۔ اہلِ لغت کا اس بارے میں اختلاف ہے۔ گو بعض یورپ کے محقق عفریت کو خالص عربی لفظ قرار دیتے ہیں۔ مگر در اصل یہ لفظ فارسی زبان کا ہے یعنی (آفرید۔ پیدا کیا) از مصدر آفریدن۔ پیدا کرنا)

اقول:- (ا) آفرید میں عفریت کے مفہوم کا شائبہ تک پایا نہیں جاتا۔ ورنہ تمام آفرینش کو عفریت شمار کرنا ہوگا۔

(ب) علاوہ ازیں فلالوجی کا مسلّمہ اصول ہے کہ کسی لفظ کا رُوٹ قائم کرتے وقت علامتِ مصدری یا کسی لفظ پر وارد شدہ پریفکس اور سفکس (سابقہ لاحقہ) کو قطعاً چھوڑ دینا لازم ہوتا ہے مثلاً

مکیدن۔ چُوسنا = ملش۔ چوسنا

شمیدن۔ سُونگھنا = شمّ۔ سُونگھنا

کاستن۔ کم ہونا = خسّ۔ کم ہونا

رگرنا　= خرّ۔ گرنا

تشنہ۔ پیاسا = عطش۔ پیاس

نہ لاحقہ نسبتی ہے

گرسنہ۔ بھوکا = غرث۔ بھوکا ہونا

نہ لاحقہ نسبتی ہے

پس "آفری" تو رُوٹ ہو سکتا ہے لیکن آفرید رُوٹ نہیں ہو سکتا۔

(ج) فارسی مصدر آفریدن بھی عربی الاصل ہے بطریق ذیل۔

انگریزی۔ BEAR پیدا کرنا = برأ۔ پیدا کرنا

سنسکرت BRAH-ma پیدا کرنے والا = برأ۔ پیدا کرنا

یونانی - PHERO پیدا کرنا = برأ - پیدا کرنا
لاطینی - FERO پیدا کرنا = برأ - پیدا کرنا
فارسی - آفریدن - پیدا کرنا = برأ - پیدا کرنا

نوٹ - انگریزی اور سنسکرت میں ب قائم ہے - جو لاطینی، یونانی اور فارسی میں ف میں بدل گئی گویا عربی کا لفظ (برأ) پانچ زبانوں میں موجود ہے اور عربی زبان کے اُمّ الالسنہ ہونے کا گواہ ہے۔

(د) اقرب - راغب - منجد - تینں چاروں لغت نویس عفریت کو عفر پر مبنی کرتے ہیں - اور بقول پروفیسر جیفری اکثر مغربی محقق بھی یہی کہتے ہیں - اور [العفر - الغلیظ - الشدید یعنی تند خو - سخت - شجاع اور سوئر] اس کے معنی ہیں - ظاہر ہے کہ شدّت اور غلظت عفریت کے لئے لازم ہے - بھلا یہ بھی کوئی تُک ہے کہ
عفریت = آفرید = پیدا کیا

(ھ) سنسکرت کا ایک لفظ ہے [پریت بمعنے بھتنا - شیطان - بدنفس - ظالم وغیرہ] پریت میں عفریت کا عین گر گیا ہے - وہی شدّت و غلظت کا مفہوم پریت میں بھی موجود ہے اور کوئی سنسکرت دان پریت کو "پیدا کیا" پر مبنی نہیں کرتا۔

فارسی لغت نویس بھی عفریت کو عربی لفظ کہتے ہیں۔

(و) عفر مادے سے کئی الفاظ لاطینی، انگریزی اور یونانی میں بنائے گئے ہیں - ازآں جملہ

یونانی FER بمعنی بہادر - پُرجوش - بے لگام جنگجو -
لاطینی FER بمعنی جنگلی جانور - جنگلی سوئر -
انگریزی BOAR - سوئر (ب = ف)

ظاہر ہے کہ یہ الفاظ "عفر" پر مبنی ہیں -
[عفر - بہادر - نر سوئر - سخت موٹا]

اسی مادے سے ماخوذ ہے - لاطینی لفظ FERRE-us بمعنی لوہا - اور سخت اور ظالم - لوہے کا مفہوم بھی شدّت اور غلظت پر مبنی ہے -

وقال اللہ تعالیٰ -

وانزلنا الحدید فیہ بأس شدید (۲۶ - ۵۷)

اور ہم نے لوہا بھی اُتارا ہے جس میں سخت جنگ کا سامان ہے۔

اسی طرح درجنوں لفظ مادہ عفر سے بنائے گئے ہیں اور سب غلظت اور شدّت کے مفہوم پر مبنی ہیں۔

حاصل کلام عفریت کو آفرید پر مبنی کرنا پروفیسر جیفری صاحب کی فاش غلطی ہے -

نوٹ - مندرجہ بالا الفاظ میں لفظ عفر کا عین فلالوجی کے قاعدہ کے مطابق گر گیا ہے -

ابلیس

قولہ - پروفیسر صاحب کی لمبی تحقیق کا ماحصل یہ ہے کہ جو لغت نویس اس لفظ کا مادہ (بلس یا یوس کیا) بیان کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں اور جو اسے

دُرِّثمین

(محترم جناب نسیم سیفی کے قلم سے)

شورش کاشمیری کی نظم "بلوچستان میں" کا ایک شعر ہے ؎

بوالعطار کی گالیاں درثمین کا اختصار	ہر مہینہ بن کے ہوتا ہے الفرقان میں

(چٹان ۲۶ نومبر ۱۹۷۳ء)

اس سے متاثر ہو کر جناب نسیم سیفی نے یہ ادارتی نظم بھجوائی ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ (مدیر)

کاش ہر دیوان ہو دُرِّثمیں کا اختصار	وادیٔ شعر و سخن ہر دم رہے وقفِ بہار
اس کی ہر ہر بات ہے حمدِ خدا نعتِ رسول	اس کا ہر ہر لفظ ہے اک جلوہ گاہِ حُسنِ یار
بازگشتِ جد و جہدِ قرنِ اوّل کی صدا	اہلِ دل کی وجہِ تسکیں اہلِ ایماں کا قرار
ہر طرف یوں جگمگاتا ہے خلوصِ قول و فعل	رُوح کی پاکیزگی ہے زینتِ نقش و نگار
زندگی کی بے ثباتی کے اشارے گاہ گاہ	اور دوامِ رُوحِ انساں پر وثوق و اعتبار
اس کی خوشبو سے معطر ہے جہانِ آب و گِل	اس کی تابانی سے دُنیائے تخیل تابدار
سرورِ کونین سے ہے یہ محبت کی دلیل	سوز و سازِ عشق سے اس گلستاں پر نکھار
ہر کس و ناکس غمِ فردا سے پاتا ہے نجات	اس کی ہر لَے میں نہاں ہیں نغمہائے آبشار
خیرہ کرتی ہے نگاہِ شوق کو برقِ جمال	عقل حیراں ہے کہ جلووں کا نہیں کوئی شمار
چشمہ ہائے علم و حکمت ہیں رواں ہر شعر سے	اور ہر اک نظم ہے الہام کی آئینہ دار

ہے نسیم اک منبعِ اقدار یہ دُرِّثمیں
شاعری کی بزم میں اس کا کوئی ہمسر نہیں

شذرات

۱۔ قرآن کریم کے تحریف شدہ نسخوں کی تقسیم کا پروپیگنڈا بے بنیاد ہے۔

وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات جناب مولانا کوثر نیازی نے قومی اسمبلی میں اعلان کیا کہ:-

"پاکستان میں کلام پاک کے تحریف شدہ نسخوں کی تقسیم سے متعلق پراپیگنڈہ قطعی بے بنیاد ہے ملک کے کسی حصہ میں بھی ایسا نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا تاہم یہ ممکن ہے کہ کلام اللہ کے تراجم میں تحریف ہوئی ہو لیکن یہ مسئلہ کلام اللہ کو طباعت کی اغلاط سے مبرا کرنے کے ایکٹ کے دائرہ عمل سے باہر ہے۔ وقفہ سوالات کے دوران انہوں نے بتایا کہ وفاقی حکومت نے پراپیگنڈہ کے بعد کلام پاک کا ایک مذکورہ تحریف شدہ نسخہ حکومت بلوچستان کے ذریعہ حاصل کیا تھا چنانچہ علماء کی ایک کمیٹی نے جو کلام اللہ کو اغلاط سے مبرا کرنے کے ایکٹ کے تقاضوں کے تحت تشکیل دی گئی تھی اس کا حرف بحرف معائنہ ومطالعہ کیا۔ کمیٹی نے رپورٹ دی ہے کہ مذکورہ نسخہ میں کسی قسم کی تحریف نہیں کی گئی۔"

(نوائے وقت لاہور ۱۴ دسمبر ۱۹۷۳ء)

الفرقان ہم اپنے اداریہ "علماء کا فتنہ تحریف قرآن" (الفرقان نومبر ۱۹۷۳ء) میں وضاحت کر چکے ہیں کہ مولوی صاحبان محض فتنہ انگیزی کے لئے یہ سب پرچار کر رہے ہیں۔ قرآن پاک میں تحریف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ صرف حدیث نبوی مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيهِمْ تَعُودُ (مشکوٰۃ المصابیح) کی تصدیق ہو رہی ہے۔

۲۔ مدیر نوائے وقت اور بدباطن لوگوں کو عبرتناک سزا

مدیر نوائے وقت لاہور نے اپنے اداری نوٹ "قرآن مجید کے تحریف شدہ نسخے" میں لکھا تھا:-

"چند ماہ قبل بلوچستان میں بعض لوگوں نے قرآن مجید کے تحریف شدہ نسخے عام لوگوں میں تقسیم کئے تو اسلامی حلقوں کی جانب سے اس کے خلاف زبردست صدائے احتجاج بلند کی گئی تھی اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ تحقیقات کے بعد ان بدباطن لوگوں کو عبرتناک سزائیں دینے کا اہتمام کرے جو ان نسخوں کی تقسیم کے مجرم بنے ہیں۔" (نوائے وقت ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۳ء)

الفرقان۔ حکومت کی تحقیقات اور اعلان کے بعد مدیر نوائے وقت کو چاہئے کہ "ان بدباطن لوگوں کو عبرتناک سزائیں" دلانے کا اہتمام کرے جنہوں نے محض شرارت کی راہ سے یہ بے بنیاد فتنہ اٹھایا تھا کیا مدیر نوائے وقت ایسا نوٹ لکھنے کی جسارت کریں گے؟

۳۔ علمائے تحریف فی القرآن کرنے کی پیشگوئی

شیعہ رسالہ البشر لاہور میں شیعی مجتہد سرکار علامہ سید محمد احسن صاحب زیدی کراچی کا مضمون "اسلام اور علمائے اسلام" کے زیرِ عنوان شائع ہوا ہے مضمون نویس حضرت حذیفہؓ کی روایت اور پیشگوئی بایں الفاظ درج کرتے ہیں :-

"کتنے اچھے بھائی ہیں تمہارے لئے یہود و نصاریٰ کہ کڑوا کڑوا یعنی قرآن کی ساری مذمتیں یہود و نصاریٰ کے لئے ہیں اور میٹھا میٹھا یعنی حمد و ثنا جو قرآن کرتا ہے وہ سب تمہارے لئے ہے ـــــ ایسا نہیں ہے خدا کی قسم تم قدم بقدم یہود و نصاریٰ کی طرح اپنی کتاب یعنی قرآن میں تحریف، تغیر و تبدل کروگے۔" (ماہنامہ البشر لاہور دسمبر ۷۳ء صـ۱۳)

الفرقان۔ یہ تو علماء کے یہود و نصاریٰ کے قدم بقدم قرآن میں تحریف کرنے کی پیشگوئی ہے اب آگے اس کے ظہور کا اعتراف ہے۔

۴۔ تمام شیعہ سنی مترجمین تحریف کے مرتکب ہیں

شیعی مجتہد موصوف مذکورہ بالا مضمون کے ذیلی عنوان "علامہ مودودی کی تحریف فی القرآن" میں لکھتے ہیں کہ :-

"علامہ کی تحریف ثابت ہوگئی اور تحریف کرنے والے پر علامہ نے کفر کا فتویٰ دیا ہے ـــــ قرآن کریم میں تحریف ایک فیشن اور دستور بن گیا ہے ہر مترجم بے دریغ تحریف کرتا چلا جاتا ہے اس میں شیعی سنی دونو شامل ہیں۔" (رسالہ البشر لاہور دسمبر ۷۳ء صـ۱۶)

الفرقان۔ گویا حضرت حذیفہؓ کی مروی پیشگوئی شیعہ اور سنی سب علماء پر پوری ہوگئی ہے اور وہ سب بے دریغ تحریف کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

۵۔ مودودی جماعت کی نحوست کا اعلان

جمعیۃ علماء پاکستان کے ہفت روزہ الجمعیۃ راولپنڈی کا اقتباس ہے :-

"جماعت اسلامی کا وجود مسعود جس تحریک میں بھی موجود ہوگا وہ کبھی کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوسکتی۔ کسی اچھی اور مقبول عام تحریک کو ناکام کرانا مقصود ہو تو جماعت اسلامی کی رفاقت حاصل کرلینے سے ہی وہ تحریک اس مقدس جماعت کی ریشہ دوانیوں اور ان کے منافقانہ کردار کے باعث خود ہی اپنے انجام کو پہنچ جائے گی۔" (ہفت روزہ الجمعیۃ راولپنڈی ۲۱ر دسمبر ۷۳ء صـ۴)

الفرقان۔ جن لوگوں یا جماعتوں کو مودودی صاحب کی جماعت سے اشتراکِ عمل کا موقعہ ملا ہے وہ سب اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ ناکامی و نامرادی کی داعی ہے اور ان کے اشتراک کے بعد ناکامی کا

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

۶۔ "جنّت میں کوٹھی الاٹ کرا لیجئے"

مولوی منظور احمد چنیوٹی ناظم ادارہ چنیوٹ نے ایک ٹریکٹ بعنوان "جنّت میں کوٹھی الاٹ کرا لیجئے" مورخہ ۱۱ر صفر ۱۳۹۲ھ مطابق ۱۷ر مارچ ۱۹۷۳ء مطبوعہ ثنائی پریس سرگودھا شائع کیا ہے۔ جس میں لکھتے ہیں :-

"جان نثاران شمع رسالت، عاشقان ختم نبوّت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے کسی بزرگ کے نام پر ایک کمرہ تعمیر کروا کر جنّت میں اپنی کوٹھی الاٹ کرا لیں۔"

الفرقان ۔ گویا مولوی چنیوٹی صاحب الاٹمنٹ آفیسر ہیں اور جنّت کی کوٹھیاں الاٹ کر رہے ہیں۔ مولوی منظور احمد کو ایک کمرہ تعمیر کرا دینے سے جنّت میں کوٹھی ملنا کتنا سستا سودا ہے۔

۷۔ "ختم نبوت کا ایک عاشق بھی نہیں ملا"

مولوی منظور احمد صاحب چنیوٹی اسی ٹریکٹ میں لکھتے ہیں :-

"ہر قادیانی اپنے باطل مذہب اور جھوٹی نبوّت کی اشاعت کے لئے اپنی آمد میں سے ۱/۱۶ یا ۱/۱۰ حصہ دیتا ہے۔ اپنی کل جائداد کا ۱/۱۰ حصہ جو شخص جماعت کے نام وقف کر دے وہ ان کے نزدیک بہشتی شمار ہوتا ہے اور مرنے کے بعد اسے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کی تعداد بیس ہزار سے زائد ہو چکی ہے جن کے نام باقاعدہ ان کے اخبار الفضل میں شائع ہوتے رہتے ہیں لیکن افسوس کہ ختم نبوّت کے عظیم مقصد کے لئے ابھی تک ایک عاشق بھی ایسا نہیں ملا جو ۱/۱۰ چھوڑ ۱/۱۰۰ حصہ بھی وقف کر دیتا۔"

(ٹریکٹ مذکور صفحہ ۵)

الفرقان ۔ یہ اقتباس علماء کی ناکامی و نامرادی کی منہ بولتی تصویر ہے۔ ایک شخص بھی مولوی صاحب کی دعوت پر جنّت کی کوٹھی لینے کے لئے تیار نہیں ہوا۔ کیا اس کے باوجود مولوی صاحب عبرت حاصل نہ کریں گے؟

۸۔ علماء اسلام کے نام پر ذاتی جائداد بنا رہے ہیں

مولوی غلام غوث ہزاروی لکھتے ہیں :-

"سنا ہے کہ حضرت مولانا محمد علی ؟ نے انتہائی نیک نیتی سے جائداد اپنے نام کی مگر اب وہ جائداد وراثت کے مطابق منتقل ہوئی ہے میں اس بات کے خلاف ہوں اور حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی نے جو ادارہ دعوت و ارشاد کے لئے رقم جمع کر کے زمین خریدی ہے سننے کی حد تک اس کو اپنے بچوں کے نام کیا ہے۔ میں ان باتوں کے خلاف ہوں۔"

(ہفت روزہ الجمعیۃ راولپنڈی جلد ۱ شمارہ ۳۱ ، ۲۱ دسمبر ۱۹۷۳ء)

الفرقان۔ اب سوال یہ ہے کہ ایسے مولویوں کو مسلمان کب تک برداشت کرتے رہیں گے اور اسلام کے نام پر اُن کی ذاتی جائدادیں بناتے رہیں گے؟

۹۔ نئی پود کی اسلام سے بغاوت کا باعث علماء ہیں

مدیر چٹان شورش کاشمیری لکھتے ہیں:۔

"مسجدیں فضول یا لغو وعظوں کا اکھاڑہ ہوں، علماء کا شعار شکم پرستی ہو، ذکرِ محمدؐ سے لے کر ذکرِ حسینؓ ان لوگوں کی آمدنی کا ذریعہ ہو اور اسلام جنس کو بیچ کر یہ لوگ کاروبار کریں تو نئی پود کی اسلام سے بغاوت قدرتی ہے۔"

(چٹان لاہور ۳۱ دسمبر ۱۹۷۳ء)

الفرقان۔ مقامِ غور ہے کہ اس حالت کا علاج بجز آسمانی مصلح کے کیونکر ہو سکتا ہے؟

۱۰۔ تضادِ عمل کی انتہاء

ہفت روزہ چٹان میں مفتی ولی حسن صاحب کراچی کا فتویٰ بایں الفاظ شائع ہوا ہے:۔

"تصاویر اسلام میں حرام ہیں۔ متعدد احادیث میں تصاویر بنانے والوں پر سخت وعید آئی ہے۔ اسلام نے ذی رُوح کی تصویر کو حرام کیا ہے۔" (چٹان ۷ جنوری ۱۹۷۴ء ص۱۱)

الفرقان۔ قارئین کے لئے حیرت اور تعجب ہوگا جب وہ اسی صفحہ ۱۱ پر شورش صاحب، مفتی محمود صاحب، مولوی عبدالستار نیازی اور ایک بڑے مجمع کی تصویر ملاحظہ کریں گے۔

قول و عمل میں یہ تضاد ہی سارے تنزل کا موجب ہے۔ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔

۱۱۔ غیر شریفانہ اندازِ تحریر کی مثال

ہفت روزہ چٹان کے ایک مضمون کی عبارت:۔

"مرزائیوں نے آزاد کشمیر کے بعض کالجوں کے پرنسپلوں کو ہڈی ڈال کر اپنے ساتھ گانٹھ رکھا ہے۔" (چٹان ۱۷ دسمبر ۱۹۷۳ء)

الفرقان۔ بات بھی غلط اور انداز بھی غیر شریفانہ ہے۔ اپنے ہم مذہب پرنسپلوں کو کُتّے قرار دینا کوئی تہذیب نہیں ہے۔

۱۲۔ اہلسنّت و اہلحدیث "فتنہ پرور مذہب کے ارتقائی مراحل"

ہفت روزہ شیعہ لاہور لکھتا ہے:۔

"المنبر کے نزدیک اسماعیلیہ، بہائیت اور مرزائیت وغیرہ یہ سب اثنا عشریوں یعنی شیعوں کے "فتنۂ رفض" کے ارتقائی مراحل ہیں۔" لیکن المنبر کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اہلسنّت اور اہلحدیث بھی ایک فتنہ پرور مذہب کے ارتقائی مراحل ہیں مگر اتحاد اور امن و عافیت کی خاطر ہم اس سربستہ راز کو فی الحال فاش نہیں کرنا چاہتے اور صیغۂ اخفاء میں رکھتے ہیں۔" (شیعہ لاہور ۱۶ نومبر ۱۹۷۳ء)

الفرقان۔ اس قسم کی بے دلیل اتہام تراشی فریقین کے لئے نامناسب ہے۔ مگر ہم کسے کہیں وہ تو سب ہم پر الزام لگانا جزوِ دینداری سمجھتے ہیں؟

۱۳۔ غیر اہلحدیثوں سے مناکحت حرام ہے

ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور لکھتا ہے:۔

"مذہب اہلحدیث کے لوگ قدیم زمانہ میں نہایت غیور تھے اور اپنے مذہب کی ترقی میں جان و مال اور اولاد کا ایثار کرتے تھے اور حق کی ایسی حمایت کرتے تھے کہ غیر قوموں سے مناکحت نہ کرتے تھے۔ آجکل کے نام کے اہل حدیث نہ تھے کہ بدعتیوں اور مشرکوں سے رشتہ داریاں کر رہے ہیں یہ مناکحت حرام ہے۔" (تنظیم اہلحدیث ۲۲ر نومبر ۱۹۷۳ء صلا)

الفرقان۔ گویا اہلحدیث لڑکی کا رشتہ حنفی یا اور کسی غیر اہل حدیث سے ناجائز ہے۔ یہ مناکحت حرام ہے۔

۱۴۔ غیر اہلحدیث کے پیچھے نماز ناجائز ہے

اہلحدیثوں کے رسالہ صحیفہ اہلحدیث کراچی میں مندرجہ ذیل سوال و جواب شائع ہوا ہے:۔

"س۔ اگر کوئی اہلحدیث کسی مقام پر اکیلا ہو اور وہاں اُن لوگوں کی مسجد ہو جو کہ شرکیہ عقیدہ رکھتے ہوں اور ان کا مولوی بھی اسی قسم کا ہو۔ کیا اس کے پیچھے جمعہ کی نماز پڑھنی چاہیئے؟

ج۔ یاد رکھیئے مشرک کے پیچھے ہرگز نماز نہیں ہوتی اسلئے مذکورہ اہلحدیث کو چاہیئے کہ وہ مسجد اہلحدیث کا بندوبست ہونے تک اپنے گھر والوں ہی کو خطبہ جمعہ اور نماز جمعہ پڑھائے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو پھر ظہر کی چار رکعتیں پڑھ لیا کرے۔"

(صحیفہ اہلحدیث کراچی جنوری ۱۹۷۳ء صلا)

الفرقان۔ غیر اہلحدیثوں کو مشرک قرار دیا جاتا ہے اور اُن کے پیچھے نماز کو ناجائز ٹھہرایا گیا ہے۔

۱۵۔ قربانی میں بدعتی کو شریک نہ کیا جائے

استفسار کیا گیا کہ گائے اور اونٹ کی قربانی میں سات یا دس اشخاص کی شرکت کے لئے کیا یہ ضروری ہے کہ سب مسلمان ہوں چند حصہ دار موحد نمازی ہوں اور ان کے ساتھ چند مشرک بدعتی بے نماز بھی ہوں تو کیا اس صورت میں اہل توحید کی قربانی صحیح ہوگی؟

جواب دیا گیا کہ:۔

"قربانی میں شریک بھی ایک ہی قسم کے ہونے چاہئیں یعنی سب موحد مسلمان ہوں مشرک نہ ہوں۔"

(تنظیم اہلحدیث لاہور ۴ر جنوری ۱۹۷۳ء)

الفرقان۔ گویا اہل حدیث حنفیوں کو گائے اور اونٹ کی قربانی میں بھی شریک کرنا جائز نہیں سمجھتے۔ ان کی شرکت سے اہل توحید کی قربانی صحیح نہیں رہتی۔

۱۶۔ مولانا لکھوی آخری ایام میں وفاتِ مسیح کے قائل ہو گئے تھے!

اہلحدیثوں کے ایک بڑے عالم مولانا محمد علی لکھوی پچھلے دنوں وفات پا گئے۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے مدیر تنظیم اہلحدیث لکھتے ہیں:

"مولانا کی وفات کے افسوس کے ساتھ یہ افسوس بھی ہے کہ زندگی کے آخری دور میں بعض اہم اعتقادی مسائل حیاتِ مسیح علیہ السلام وغیرہ کی بابت آپ نے نہایت خطرناک لغزش کھائی۔"

(تنظیم اہلحدیث لاہور ۲۱؍دسمبر ۱۹۷۳ء)

الفرقان۔ مولوی لکھوی صاحب کی طرح وفاتِ مسیح کا اعلان تو آخر سب علماء کو کرنا پڑے گا۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ پیشگوئی فرما گئے ہیں کہ:-

"یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی اُن میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵)

اسلئے نہ صرف لکھوی صاحب بلکہ سب علماء کو یہی موقف اختیار کرنا پڑے گا۔ کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ علماء قرآن مجید کی روشنی میں ابھی وفاتِ مسیح کا عقیدہ اختیار کرلیں؟

۱۷۔ مودودی گمراہِ اعظم ہے

مولوی غلام غوث صاحب ہزاروی نے کہا ہے:-

"میں نے جو کل کہا آج بھی کہتا ہوں۔ مودودی گمراہ اعظم ہے جس نے حضرت عائشہؓ کو "زبان دراز" لکھا ہے اور حضرت عثمانؓ کو "خائن" کہا ہے اور صحابہ کرامؓ کو معیارِ حق نہیں مانا جس نے انبیاء کو نبوت سے قبل مشرک ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی ہے۔"

(اخبار الجمعیۃ راولپنڈی ۲۱؍دسمبر ۱۹۷۳ء)

الفرقان۔ جو لوگ ایمان و کفر کے بارے میں علماء کے قول پر بنیاد رکھتے ہیں ان کے نزدیک تو مودودی صاحب کا گمراہ اعظم ہونا یقینی ہوگا۔

۱۸۔ کیا شیعہ "یہودیوں کے آلہ کار" ہیں؟

پاکستان میں تعلیمی نصاب تاریخ میں سے خلافتِ راشدہ کے حصہ کو الگ کرانے کے لئے شیعہ صاحبان نے کوشش کی ہے اس پر مدیر تنظیم اہلحدیث لکھتے ہیں:-

"خلافتِ راشدہ کی تاریخ میں سے پہلے تین خلیفوں کے نام حذف کر دینے کا مطالبہ کرنے والے درحقیقت یہودیوں کے آلہ کار ہیں۔" (تنظیم اہلحدیث لاہور ۹؍نومبر ۱۹۷۳ء صفحہ ۱)

الفرقان۔ کسی جماعت یا فرقہ کو "یہودیوں" کا

آلۂ کار قرار دینا کتنا سہل ہو گیا ہے محض نظریاتی اختلاف کی وجہ سے ایسا الزام لگا دینا درست نہیں۔

۱۹۔ پختون اسرائیل کے گم شدہ قبائل ہیں

سید اسعد گیلانی عبدالصمد خاں اچکزئی کے ذکر میں لکھتے ہیں :-

"قومیت کی بجائے علاقائی قومیت کے وہ قائل تھے۔ وہ اپنا شجرۂ نسب حضرت ابراہیمؑ سے ملایا کرتے تھے اور اپنے آپ کو حضرت اسحٰقؑ کی نسل سے بتاتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ پختون حضرت یعقوبؑ کے بارہ بیٹوں میں سے دو بیٹوں کی اولاد تھے۔ جو بنی اسرائیل کے ہاں مدت سے گم شدہ قبائل شمار ہوتے تھے۔"

(چٹان لاہور ۲۸ جنوری ۱۹۷۴ء ص۶)

الفرقان۔ حضرت مسیحؑ کا بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل کی ہدایت کے لئے آنا تاریخی واقعہ ہے۔ پس مسیحؑ کا ہندوستان آنا ثابت شدہ ہے۔

۲۰۔ علّامہ اقبال کے کذاب یارِ غار

مدیر چٹان شورش کشمیری لکھتے ہیں :-

"جو لوگ اپنے تئیں اقبال کا یارِ غار کہتے ہیں ان میں اسّی فیصد کذاب ہیں وہ صرف علامہ اقبال کی سرکار کے ہاں مخبری کرتے تھے۔" (چٹان ۲۸ جنوری ۱۹۷۴ء ص۴)

الفرقان۔ اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ شورش صاحب ان اسّی فیصد میں شامل نہیں ؟

۲۱۔ مسلمانوں کے سوادِ اعظم کی ختم المرسلینؐ سے عقیدت؟

شورش کاشمیری نے لکھا ہے :-

"معلوم ہوتا ہے مسلمانوں کے سوادِ اعظم کے افراد کو نہ تو حضور ختم المرسلینؐ سے عقیدت ہے اور نہ قادیانی امت کے مسئلہ کو اس کے حقیقی و مخفی خطرات کے ساتھ محسوس کرتے ہیں۔ کیا اس وقت ہمارے امراء قادیانی ہو جائیں گے جس وقت قادیانی اقتدار پاکستان کی تقدیر ہو گا؟ —— ہو گا تو یہی، لیکن ہم انہیں کہتے ہیں کہ مٹ جاؤ گے۔ تمہیں سب کچھ محمدؐ کے صدقہ میں ملا ہے۔ یہ ملک محمدؐ کے نام پر بنا تھا اب اس کے نام سے غداری کرتے ہو تو اپنی موت کے محضر نامہ پر دستخط کرتے ہو۔ قادیانی اقتدار کا مطلب اس ملک کی موت ہے اور مرزا ناصر احمد کے اقتدار سے موت بھلی۔" (چٹان ۲۸ جنوری ۱۹۷۴ء ص۳)

الفرقان۔ اتنا خلافِ واقع اور مسخ شدہ بیان مایوسی کے شکار مدیر چٹان کے قلم سے ہی نکل سکتا ہے۔ انہوں نے یاس کے عالم میں سارے مسلمانوں کو ختم المرسلینؐ کا بھی منکر بنا دیا ہے +

احمدیّت مغربی مصنّفین کی نظر میں

(مرسلہ: محترم جناب محمد زکریا صاحب بی۔اے۔ ایل ایل بی۔ ٹورنٹو۔ کینیڈا)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آسمانی تائید اور الٰہی وعدوں کے ساتھ آج سے پون صدی قبل جس جماعت کی بنیاد اپنے مضبوط ہاتھوں سے رکھی تھی اور جس جماعت کو بعد میں حضرت مولوی نورالدینؓ اور حضرت مصلح موعودؓ جیسے جلیل القدر اور دُور بین نگاہوں والے قائد ورہبر ملے اور پھر حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث نے خدائی تائید ونصرت سے اس خدائی سلسلہ کے امور کی باگ ڈور اپنے ہاتھوں میں لی اور جس عدیم المثال طریقے سے یہ الٰہی جماعت نہ صرف پاکستان بلکہ فجی آئی لینڈ کے جزیرہ سے لیکر ماریشس کے جزیرہ تک، براعظم امریکا اور یورپ اور مغربی افریقہ کے ہر ملک اور ہر شہر میں ترقی کے زینہ پر گامزن ہے۔ اس حقیقت کا اعتراف مغربی مصنفین نے اپنی کتابوں میں کس طرح کیا ہے اس کی دو مثالیں ہم ذیل میں قارئین "الفرقان" کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

(۱)

امریکن مصنف رچرڈ ویکس اپنی کتاب "پاکستان — برتھ اینڈ گروتھ آف اے مسلم نیشن" کے باب فورسز آف ریلیجین میں مسلم فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"احمدیہ جماعت تیسری مسلمان اقلیت اور کافی تنازعہ کا موضوع ہے۔ ان کی تعداد[1] ۲۰۰،۰۰۰ کے قریب مگر اثر کے لحاظ سے بہت زیادہ ہیں۔ جماعت کی بنیاد ۱۹۰۱ میں پنجاب کے ایک گاؤں قادیان کے متموّل مسلمان مرزا غلام احمد (۱۸۳۵ — ۱۹۰۸) نے رکھی۔ احمدیت نے رائج الوقت عقائد اور رواج کو صاف (PURIFY) کرنے کی کوشش کی۔ احمد نے دعوٰی کیا کہ اسے الہامات ہوتے ہیں۔ اس نے اپنے نبی ہونے کا اعلان کیا اگرچہ اسکے بعض پیروکاروں نے اسکی نبوت کو اسلامی تعلیمات کے خلاف سمجھتے ہوئے اس دعوٰی کو تسلیم نہ کیا۔

احمدیت نے مسلمانوں میں تبلیغی جذبہ کو نئی تازگی اور خون بخشا ہے۔ انکی تبدیلیٔ مذہب کی مہم ایشیا اور افریقہ میں خوب پھیل گئی ہے جہاں وہ حقیقی اسلام کا صُوفیت، زُہد اور جدید آزادانہ خیالات (ماڈرن ازم) سے مناسبت کے ساتھ پرچار کرتے ہیں۔ پاکستان میں یہ

[1] واللہ اعلم مصنف مذکور نے جماعت کی تعداد کس محکمہ شماریات سے لی ہے جبکہ ۱۹۶۵ء میں اخبار "جنگ" کراچی نے حضرت مصلح موعودؓ کی وفات کی خبر دیتے ہوئے جماعت کی تعداد بیس لاکھ بتلائی تھی۔

(مترجم)

اسماعیلیوں کی طرح اپنے فرقہ کے افراد سے قریبی تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے اپنے اسکول اور رفاہی ادارے ہیں دوسرے تمام فرقوں سے زیادہ تعلیم یافتہ ہیں حکومت کے اندر انہوں نے اہم پوزیشنیں حاصل کر لی ہیں جو کہ پاکستان کے اولین ایام میں فسادات کی آگ پھیلنے کا محرک ہوئیں ان کے اہم ترین لیڈروں میں سے ایک محمد ظفر اللہ خان ہے جو کہ سابق وزیر خارجہ، سفیر اور ۱۹۶۴ء سے عالمی عدالتِ انصاف کا جج ہے۔" (صفحہ ۲۲-۲۳)

اسی کتاب کے صفحہ ۲۵ پر مصنف لکھتے ہیں:۔

"پنجاب میں بھی مسلمانوں میں احمدیہ فرقہ کے ظہور سے ذہنی شعور کا آغاز ہوا۔ احمدیہ جماعت کی بنیاد ۱۹۰۱ء میں مرزا غلام احمدؑ نے رکھی۔ جماعت کے افراد چست مبلغین اور سرگرم اساتذہ ہیں۔ ان لوگوں نے ہر ایک مسلمان فرقہ کے مقابل جہالت اور غربت کے خلاف نواحی علاقوں میں بے تھکن کوششیں کی ہیں۔"

(۲)

کتاب "پاکستان۔ این انٹروڈکشن" کے مصنف ہربرٹ فیلڈمان جماعت احمدیہ کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"اب ایک پنجابی فرقہ کا ذکر کرنا باقی ہے جو کہ تعداد میں تو زیادہ نہیں مگر فرقہ ہذا کی پاکستانی امور میں کچھ سیاسی اہمیت تھی اور شاید دوبارہ اختیار کر لے۔ یہ فرقہ احمدیہ یا قادیانی ہے جس کا آغاز آج سے ستر سال قبل ایک جگہ بنام قادیان پنجاب میں ہوا۔ فرقہ کے بانی کا نام مرزا غلام احمد تھا جس نے اپنے ارد گرد فدائین اکٹھے کر لئے اور اسکی تمام مذہبی تقریریں اور مجلسی باتیں ریکارڈ ہو کے اشاعت پذیر ہوئیں اسکی تعلیمات چند ایک کو مسئلہ ختم نبوت سے متنازعہ معلوم ہوئیں جسکی اہمیت پہلے بیان کی جاچکی ہے۔ دوسروں نے خیال کیا کہ وہ برطانوی حکومت کی سرپرستی کی بناء پر برصغیر کے مسلمانوں کے اندر تباہ کن اثرات پھیلا رہا تھا۔ پھر بعضوں نے فرقہ ہذا کی چند مذہبی اوصاف یا اجارہ داری کو پسند نہ کیا جن کا فرقہ والوں کو دعویٰ تھا۔ مختصراً یہ کہ یہ فرقہ مسلمانوں کی نگاہوں میں نفرت کا ہدف بن گیا تاہم جو بھی مذہبی مسائل وجہ تنازع ہوں اور جن پر ہم اپنی رائے بیان کرنا نہیں چاہتے فرقہ ہذا بہت منظم اور پرہیزگار رہے۔ یہ لوگ دوسروں کو اپنے فرقہ میں شامل کرنے کیلئے نہایت سرگرم ہیں۔ فرقہ کے افراد محنت و مشقت سے کام کرتے اور ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ احمدی افراد شاذونادر ہی غربت میں پھنسے ہوئے پائے گئے ہیں۔ انہوں نے زندگی کے بہت دوسرے شعبوں میں کامیابی حاصل کی ہے۔" (پاکستان این انٹروڈکشن مطبوعہ ۱۹۶۸ء دوسرا ایڈیشن صفحہ ۲۶)

مغربی مصنفین کی یہ آراء اس بات کا جیتا جاگتا ثبوت ہیں کہ آج جماعت احمدیہ ہی صرف ایک ایسی جماعت ہے جو کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کے مطابق تبلیغِ اسلام کی جدّوجہد میں ایک جری پہلوان کی طرح کوشاں ہے اور بفضلِ خدا یہ الٰہی جماعت ہر ملک ہر قریہ، ہر بستی میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا لہرا کے رہے گی۔ انشاء اللہ ✽

دُعائیہ تضمین*

(محترم جناب چودھری شبیر احمد صاحب بی۔ اے)

سلمان فارسی کا ہے دستور زمانہ　　جس کی بہارِ نَو کا گاتے ہیں سب ترانہ
کیا پھول کھل رہے ہیں کیا رنگ ہے سُہانا　　اس باغ پر کبھی بھی یا ربّ خزاں نہ لانا
"اے قادر و توانا آفات سے بچانا
ہم تیرے در پہ آئے ہم نے ہے تجھ کو مانا"

صحنِ بشیرِ[1] دیں کی اک روشنی و زینت　　فرمانِ ایزدی سے ہم کر رہے ہیں رُخصت
محوِ دُعا ہیں ہو کر سب ہمنوائے نزہت[2]　　یا ربّ نیا نشیمن بن جائے ایک جنّت
"کر ان کو نیک قسمت دے اِن کو دین و دولت
کر ان کی خود حفاظت ہو اِن پہ تیری رحمت"

اپنے جگر کا ٹکڑا دینا نہیں ہے آساں　　لیکن ہمیں مقدّم ہر آن تیرا فرماں
تیری رضا کی خاطر قلب و جگر بھی قرباں　　گر تُو قبول کر لے ہے یہ بھی تیرا احساں
"تُو نے دیا ہے ایماں تُو ہر زماں نگہباں
تیرا کرم ہے ہر آں تُو ہے رحیم و رحماں"

خوش آمدید احمدؐ[3] مژدہ ہے تیرا آنا　　ابرِ کرم ہو ثابت تقریبِ رُخصتانہ
بن جائے رشکِ جنّت یا ربّ نیا گھرانہ　　ہے تجھ سے ہی ہماری فریاد عاجزانہ
"اقبال کو بڑھانا اب فضل لے کے آنا
ہر رنج سے بچانا دُکھ درد سے چھڑانا"

شکرِ خدا کہ ہم پر اُس کی ہے مہربانی　　اِک چاند[4] کی ہے اپنے گلشن پہ ضو فشانی
جس کا وجود ہم پر انعامِ آسمانی　　اِس کی دُعائیں سن لے اے یارِ لامکانی
"یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ"
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

---

[1] مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب۔ [2] دُلہن کی والدہ [3] عزیزم مفتی احمد صادق صاحب دولہا [4] حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

* ۱۷ر جنوری ۱۹۷۴ء کو تقریب رخصتانہ میں یہ نظم مکرم چودھری شبیر احمد صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی جبکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی تشریف فرما تھے۔

قسط دوم

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مختصر تاریخی خاکہ

(جناب مولانا غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ)

ذیل میں محترم مولانا غلام باری صاحب سیف کے مضمون کی دوسری قسط شائع کی جاتی ہے۔ یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا مختصر خلاصہ ہے۔ عربی کتاب لباب الخیار کو مدنظر رکھ کر ترتیب دیا گیا۔

ہمارے دوست محترم چوہدری داؤد احمد صاحب گلزار لندن ابن حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے پیش کش کی ہے کہ ایک سال تک الفرقان کی ہر اشاعت میں چار صفحات حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات پر مشتمل ان کی طرف سے شائع ہوا کریں۔ جزاہ اللہ خیراً ——— (مدیر)

پانچواں سال

ہجرت کے پانچویں سال میں غزوۂ دومۃ الجندل پیش آیا۔ دشمن مرعوب ہوا اور بھاگ گیا۔

غزوہ بنی المصطلق۔ اسے "غزوہ مریسیع" بھی کہتے ہیں۔ ایک مسلمان شہید ہوا دس کفار مارے گئے۔ حارث سردار کی بیٹی جویریہ سے حضورؐ نے اس موقعہ پر شادی کی اور اس کا نام "جویریہ" رکھا۔

غزوۂ خندق یا غزوہ احزاب اسی سال وقوع پذیر ہوا۔ دس ہزار دشمنوں نے مدینہ کا محاصرہ کر لیا۔ پندرہ دن محاصرہ جاری رہا۔ یہود مدینہ نے بدعہدی کی۔ منافقین نے بھی سر نکالا۔ یہ بہت بڑا ابتلاء تھا لیکن قدرت خداوندی اور حضورؐ کی دعاؤں سے لشکر اعداء تتر بتر ہو گیا۔ اسی سال بنو قریظہ (قبیلہ یہود) کے فتنہ کا سدّباب ہوا۔

اسی سال متبنّیٰ کی رسم کا ابطال ہوا۔ اور آیت خاتم النبیین نازل ہوئی۔ آیت حجاب بھی اسی سال نازل ہوئی یعنی پردہ کا حکم نازل ہوا۔

حج کی فرضیت بھی اسی سال ہوئی۔

چھٹا سال

اس سال غزوہ بنو لحیان واقع ہوا۔ دو صد ۲۰۰ سوار بھجوائے گئے لیکن بنو لحیان بھاگ گئے۔

غزوہ غابہ۔ عیینہ بن حصن نے بیت المال کے چرواہے ابن ابی ذر کو قتل کیا اور اونٹ چھین کر بھاگ گئے۔ حضورؐ پانصد مجاہدین کے ساتھ روانہ ہوئے اور بیت المال کے دس اونٹ ان سے چھڑا لئے۔

غزوہ حدیبیہ۔ اس سال صلح حدیبیہ کا مشہور معاہدہ صلح طے پایا۔ حضور چودہ سو صحابہؓ کے ساتھ عمرہ کیلئے روانہ ہوئے تھے لیکن کفار نے عمرہ کرنے سے روک دیا۔ آخر معاہدہ طے پایا جس کی پانچ شقیں تھیں۔ یہیں بیعت رضوان ہوئی تھی اور سورۃ "الفتح" نازل ہوئی۔

بادشاہوں کو اسی سال تبلیغی خطوط لکھے اور حضورؐ نے مُہر کے طور پر چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس کا نقش تھا "محمد رسول اللہ"۔ قیصر و کسریٰ کو تبلیغی خطوط لکھے گئے۔

ساتواں سال

غزوہ خیبر اسی سال پیش آیا۔ یہ یہود کا مرکز تھا۔ یہیں حضرت علیؓ کو جھنڈا عطا فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ کل جھنڈا اس کو دوں گا جس سے اللہ اور رسول محبت کرتے ہوں گے۔ سات دن خیبر کا محاصرہ جاری رہا۔

حبشہ سے مہاجرین دس سال کے قیام کے بعد اسی سال واپس ہوئے۔

فدک مفتوح ہوا اور ان سے مصالحت ہوئی۔

اہلِ تیماء سے مصالحت ہوئی۔

وادی القریٰ کا غزوہ اسی سال پیش آیا۔

عمرہ قضاء اسی سال ہوا۔ وہ تمام صحابہؓ اس میں شریک ہوئے جو حدیبیہ میں موجود تھے سوائے اُن صحابہؓ کے جو خیبر میں شہید ہوئے۔

عثمان بن ابی طلحہ، خالد بن ولید اور عمرو بن عاص اسی سال مسلمان ہوئے۔

صفیہؓ بنت حیی بن اخطب اسی سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عقدِ مبارک میں آئیں۔

اسی سال میمونہؓ بنت الحارث سے آپؐ کی شادی ہوئی اور یہ آپؐ کی آخری شادی تھی۔

اسی سال حضورؐ کی صاحبزادی زینبؓ اپنے خاوند ابو العاصؓ کے ہاں آ گئیں۔ اس سے پہلے حضرت زینبؓ ہجرت کر کے مدینہ آ گئی تھیں اور ابو العاصؓ مکہ میں ہی رہتے تھے۔

اسی سال مقوقس نے حضورؐ کی خدمت میں ماریہ اور اس کی بہن سیرین، ایک خچر "دلدل"، ایک گدھا "یعفور" اور کچھ چادریں ہدیۃً ارسال کیں۔ یہ تحائف حاطب بن ابی بلتعہ لائے تھے۔

حضورؐ کا منبر جس کی دو سیڑھیاں تھیں اسی سال بنایا گیا تھا۔

اسی سال حضورؐ نے حضرت عمرؓ کی قیادت میں تیس آدمیوں کا دستہ ہوازن کی طرف بھجوایا تھا۔ یہ دستہ رات کو چلتا اور دن کو چھپ جاتا لیکن ہوازن کو پتہ چل گیا اور وہ بھاگ گئے۔

اسی سال حضورؐ نے رمضان کے مہینہ میں میفعہ کی جانب ایک دستہ روانہ کیا۔ اسی میں مرداس بن نہیک کو اسامہ بن زیدؓ نے قتل کیا۔ جب اس نے دیکھا کہ اسامہؓ غالب آ رہے ہیں تو اس نے کہا "اشہد ان لا الٰہ الا اللہ" میں گواہی دیتا ہوں کہ بجز خدا کے کوئی معبود نہیں لیکن اسامہؓ نے اُسے قتل کر دیا۔ حضورؐ کو پتہ چلا تو آپؐ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا کہ تم نے اسے "اشہد ان لا الٰہ الا اللہ" کہنے کے باوجود قتل کر دیا۔ خدا کو کیا جواب دو گے؟ یہ واقعہ بخاری میں آیا ہے۔ اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ اسلام میں کلمہ شہادت کا ظاہری طور پر پڑھ لینا انسان کو مسلمان قرار دینے کی بنیاد ہے۔

آٹھواں سال

واقعہ موتہ۔ شام میں اس سال یہ واقعہ ہوا جس میں زیدؓ بن حارثہ، جعفرؓ اور عبداللہ بن رواحہؓ شہید ہوئے تھے۔ جعفرؓ نے جس طرح اسلامی جھنڈے کو تھام رکھا تھا اس کی تفصیل بہت ایمان افروز ہے۔ دایاں ہاتھ

کٹا تو بائیں سے جھنڈا تھام لیا۔ بایاں کٹا تو کٹے ہاتھوں سے سینہ سے لگائے رکھا۔ ان تینوں کی شہادت کے بعد خالد بن ولیدؓ نے لشکر کی قیادت کی اور بامراد واپس ہوئے۔ حضورؐ نے خالدؓ کو "سیف اللہ" کا خطاب عطا فرمایا۔

فتح مکہ۔ اور اسی سال مکہ فتح ہوا۔ کفر کا زور ختم ہوا، بت خانہ کعبہ سے رخصت ہوئے، قریش کا علم سرنگوں ہوا اور اب وہ حضورؐ سے رحم و کرم کے طالب ہوئے۔ حضورؐ نے ان سب خون کے پیاسوں کو معاف فرمایا۔

ہندہ اسی سال مسلمان ہوئی۔ ابوسفیان اظہار اسلام پر مجبور ہوا۔ اس کی تفصیل تاریخ کی کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔ یہیں ایک کافر سردار کانپتا ہوا آیا تھا جسے آپؐ نے فرمایا تھا۔ گھبراتے کیوں ہو میں تو اُس عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت کھاتی تھی۔

اسی سال عکرمہ بن ابوجہل مسلمان ہوا۔ کعب بن زہیر مشہور شاعر مسلمان ہوا اور اپنا قصیدہ حضورؐ کی خدمت میں پیش کیا۔

غزوہ حنین اسی سال پیش آیا۔ اس میں بارہ ہزار مسلمان شریک ہوئے۔ حنین کے میدان میں حضورؐ خچر کو ایڑ لگاتے ہوئے آگے بڑھتے تھے اور فرماتے تھے ؎

انا النبی لا کذب
انا ابن عبد المطلب

حضورؐ دو ماہ دس دن مدینہ سے باہر رہے۔

نواں سال

اب اس سال حضورؐ نے مختلف اطراف میں وفود بھجوا کر شرک کے اڈوں کو ختم کیا اور بتوں کو عرب سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رخصت کیا۔ عدی اور اس کی ہمشیرہ "سفانہ" اسی سال حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب حضورؐ اُن کے ساتھ گھر تشریف لا رہے تھے ایک ضعیف عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ تھام کر کافی دیر تک ٹھہرائے رکھا۔ اسی موقعہ پر عدی نے کہا تھا۔ خدا کی قسم یہ بادشاہ تو نہیں۔

غزوہ تبوک۔ اسے "غزوہ عسرہ" یعنی تنگی والا غزوہ بھی کہتے ہیں سخت گرمیوں میں پیش آیا تھا۔ رومی شام میں لشکر کشی کر رہے تھے۔ اسی موقعہ پر حضرت عثمانؓ نے ایک دستہ کو تیار کیا تھا۔ اور اسی موقعہ پر ابوبکرؓ اپنا سب مال حضورؐ کے پاس لے آئے تھے اور عمرؓ نصف۔ اور اسی موقعہ پر کعب اور آپ کے ساتھیوں کا بائیکاٹ ہوا تھا کیونکہ وہ اس غزوہ میں شامل نہ ہوئے تھے۔ حضورؐ نے اسی موقعہ پر حضرت علیؓ کو اپنا قائم مقام مدینہ میں مقرر فرمایا تھا اور فرمایا۔ اے علی! تو مجھ سے ایسے ہی ہے جیسے ہارونؑ موسیٰؑ سے سوائے اس کے کہ تو نبی نہیں ہے۔

ثقیف سے وفد اسی سال آیا۔

عبداللہ بن ابی بن سلول رئیس المنافقین اسی سال مرا۔

حضورؐ کی صاحبزادی امّ کلثومؓ یعنی حضرت عثمانؓ کی زوجہ محترمہ فوت ہوئیں۔

اسی سال حضرت ابوبکرؓ کی قیادت میں حضورؐ نے حجاج کو روانہ فرمایا اور فرمایا اعلان کر دیا جائے کہ آج

کے بعد نہ کوئی مشرک طواف کرے گا نہ کوئی ننگا ہو کر طواف کرے گا۔ اسی سال سورۂ توبہ نازل ہوئی۔

دسواں سال

حضرت علیؓ کو تین سو سواروں کی قیادت عطا فرما کر "بنو مذحج" کی طرف روانہ کیا۔ اپنے ہاتھ سے ان کے جھنڈے کو گرہ دی اور اُن کے سر پر پگڑی باندھی اور نصیحت فرمائی کہ دوسرے آدمی کی بات سُنے بغیر فیصلہ نہ کرنا۔ اہل یمن کی طرف شریعت کی تعلیم کے لئے وفد بھیجا۔ معاذ بن جبلؓ اور ابو موسیٰ اشعریؓ کو روانہ کیا اور فرمایا آسانی پیدا کرنا، تنگی پیدا نہ کرنا۔ خوشخبری دینا، نفرت نہ دلانا۔ معاذؓ حضورؐ کی وفات تک یہیں رہے لیکن ابو موسیٰؓ حضورؐ کو مکہ میں آملے جب حضورؐ حجۃ الوداع کے موقعہ پر تشریف لے گئے تھے۔

حجۃ الوداع۔ یہ حضورؐ کا آخری حج تھا۔ جسے حجۃ الوداع کہتے ہیں۔ عرفہ کے میدان میں حضورؐ نے وہ عظیم خطبہ ارشاد فرمایا جس میں فرمایا تھا کہ لوگو! شاید اس کے بعد تم مجھے نہ دیکھ سکو۔ یہیں انسانی حقوق کا منشور عطا ہوا تھا جس میں تمام بنی نوع انسان کو مساوات کا درس دیا گیا تھا۔ یہیں حضورؐ نے فرمایا تھا۔ لوگو! کیا میں نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا؟ اور یہیں آیت "الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی" نازل ہوئی تھی۔

حج کے بعد حضورؐ مدینہ واپس تشریف لائے۔ حضورؐ کے صاحبزادے ابراہیم اسی سال خدا کو پیارے ہوئے۔

گیارھواں سال

حضورؐ نے اسامہ بن زیدؓ کی قیادت میں لشکر تیار کیا کہ اپنے والد زیدؓ کی موتہ میں شہادت کا بدلہ لیں۔ اس لشکر میں حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، ابوعبیدہؓ اور سعدؓ بھی شامل ہوئے۔ اب وہ مقدر وقت آچکا تھا۔ خدا کے برگزیدہ رسولؐ، مسلمانوں کے محبوب اور محب نے خدا کی رفاقت کو ترجیح دی۔ بلاوا آچکا تھا۔ وہ داعیٔ حق لبیک وسعدیک کہتا ہوا اپنے خالق کے حضور حاضر ہو گیا۔ صحابہؓ مارے غم کے دیوانے ہو گئے۔

اللھم صل علی نبیک و صفیک محمد خاتم النبیین وآلہ واصحابہ اجمعین

کوہاٹ کے پیر صاحب کا فتویٰ

روزنامہ جنگ راولپنڈی (۲۷ جون ۷۳ء) رقمطراز ہے:-

"آج سرحد اسمبلی میں مولانا مفتی محمود مولانا عبدالباقی اور مولانا حبیب گل کے بارے میں کوہاٹ کے خطیب پیر عالم شاہ کا فتویٰ زیر بحث آیا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ان لوگوں کو قتل کرنے والوں کو دس سکھوں کے قتل کا ثواب ملے گا۔ وزیر اعلیٰ نے جب یہ فقرہ دہرایا تو ایوان میں زبردست قہقہہ بلند ہوا۔"

الفرقان۔ تمام حالات میں علماء قتل و ضرب کے فتوے دینے کے عادی ہوتے ہیں مگر پیر صاحب نے اپنے فتوے میں یہ جدت اختیار فرمائی ہے کہ مفتی محمود اور دوسرے مولویوں کے قتل کا ثواب دس سکھوں کے قتل کے برابر ٹھہرایا ہے۔

جناب میاں محمد شفیع صاحب کا ضروری مکتوب بنام مدیر چٹان شورش کاشمیری

مکرم آغا صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ نے چٹان (۷ جنوری ۱۹۷۴ء) کی تازہ ترین اشاعت میں ایک شذرہ کے دوران مجھے مجموعۂ اضداد ثابت کرنے کیلئے جہاں ایک طرف میری تحریک پاکستان سے وابستگی اور حضرت علامہ اقبال سے نیازمندی کا ذکر کیا ہے وہاں تاریخ احمدیت کے حوالے سے میری اس گفتگو کا بھی نوٹس لیا ہے جس کے مطابق میں نے ۱۹۵۱ء میں مبینہ طور پر جماعت احمدیہ کے امیر جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو پاکستان کی قیادت سنبھالنے کی دعوت دی تھی۔ آپ نے حقیقت حال معلوم کرنے کیلئے مجھ سے وضاحت طلب فرمائی ہے۔ آپ نے جس کتاب کے حوالے سے مجھے چارج شیٹ دیا ہے وہ ابھی تک میری نظر سے نہیں گزری مجھے معلوم نہیں کہ اس گفتگو کا سیاق وسباق کیا تھا لیکن آپ کے شذرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ میں نے اس گفتگو میں ۱۹۵۱ء میں ربوہ میں اخبار نویس دوستوں کی موجودگی میں حصہ لیا تھا۔ آپ کے نوٹ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ بات مذہبی عقائد کے متعلق نہیں بلکہ پاکستان کے سیاسی امور کے باب میں تھی۔ مکرم آغا صاحب! اگر آپ متحدہ ہندوستان کے سیاق وسباق میں ہندوستان نیشنلزم کے پلیٹ فارم پر گاندھی اور نہرو کی سیاسی قیادت کو تسلیم کرنے کے مؤید ہو سکتے تھے اور اس سلسلے میں قید وبند کی کٹھنائیاں جھیلنے پر بھی آمادہ تھے تو پاکستان کے سیاق وسباق میں مذہبی عقائد میں اختلاف کے باوجود جماعت احمدیہ کے سربراہ کو پاکستان کی قیادت کی دعوت آپ کے عقل وفہم سے کیوں بالا ہے؟ جماعت احرار اسلام جس کے نورتنوں میں آپ کا شمار ہوتا تھا پنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کرنے کے ساتھ مخلوط انتخاب کی حامی تھی۔ اگر آپ ہندوؤں، مسلمانوں، سکھوں، احمدیوں، پارسیوں اور کمیونسٹوں کے مخلوط حلقۂ انتخاب سے کسی احمدی امیدوار کے انتخاب لڑنے کے خلاف نہیں تھے تو یہ بات آپ کو آج کیوں ناگوار گزرتی ہے کہ کوئی احمدی اکثریت کے ووٹ لیکر قیادت کے مقام پر کھڑا ہو سکے۔

یہ تو ہوا الزامی جواب۔ اب منطقی جواب سنیئے۔ پاکستان تمام پاکستانیوں کا وطن ہے اس میں وہ یونی نسٹ بھی شامل ہیں جنہوں نے قدم قدم پر قائداعظم کی مخالفت کی لیکن جنہوں نے ہندوؤں اور سکھوں کے وطن میں قیام کرنے کی بجائے مسلمانوں کے ملک میں سکونت اختیار کرنے کو ترجیح دی اور اس میں وہ احمدی بھی شامل ہیں جنہوں نے اپنے مذہبی عقیدے کے مطابق اپنے مقدس مقام قادیان کو چھوڑ کر پاکستان میں پناہ لی۔ اس ملک کے ہر محب الوطن انسان کو خواہ اس کا تعلق کسی سیاسی یا مذہبی مکتب فکر سے ہو ملک کی جمہوری سیاسیات میں حصہ لینے کا حق حاصل ہے۔ اور اگر ملک کے عوام کی اکثریت کسی شخص کو اپنے اعتماد کا اہل قرار دیتی ہے تو ایسے شخص اور اسکی پارٹی کو ملک کی قیادت پر فائز ہونے کا حق حاصل ہے شاید یہ بات آپ نے آج تک محسوس نہیں فرمائی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ آج عملی طور پر ملک کی تمام سیاسی پارٹیوں نے مخلوط انتخاب کو تسلیم کر لیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ کو کل کلاں پاکستان کی قیادت کیلئے میدان میں قدم رکھنے کی ضرورت پڑے تو آپ احمدیوں کے ووٹوں کے بھی اسی طرح امیدوار ہونگے جس طرح آپ دوسرے ووٹروں کے امداد کے طالب ہونگے۔ جن لوگوں کے ووٹوں کے ذریعے آپ اپنے سر پر قیادت کا تاج سجانا چاہیں گے آپ کس منطق کے تحت ان لوگوں کو خود قیادت کے میدان میں آگے بڑھنے سے روک سکیں گے؟

میں اس سلسلہ میں ذاتی جواب دینے کے اپنے حق کو محفوظ رکھتا ہوں تاکہ پہلے اس اصولی بحث پر آپ کے خیالات اور ارشادات کے موتی سمیٹ سکوں۔ مجھے چٹان کے کالموں میں آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔ والسلام خاکسار محمد شفیع (م۔ش)

(ماخوذ اخبار چٹان ۱۴ جنوری ۱۹۷۴ء)

خاتم النبیین کے معنوں پر ایک نظر

(جناب چودھری محمد شریف صاحب فاضل سابق مبلغ بلادِ عربیہ)

کتب تاریخ و سیرۃ اور کتب احادیث اس بات پر شاہد ہیں کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری ایک دو سالوں میں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ رؤیا آپؐ کو خبر دی جا چکی تھی ـــــ دو مدعیانِ نبوّت ملک عرب میں کھڑے ہو گئے تھے۔ اُن میں سے ایک مسیلمہ تھا اور دوسرا اسود عنسی۔ مسیلمہ پہلی مرتبہ اپنے قبیلہ کے ایک وفد کے ساتھ مدینہ منوّرہ میں آیا تھا اور اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق اچھی رائے ظاہر فرمائی تھی (المواہب اللدنیہ) اس کے بعد بھی وہ ایک مرتبہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور اپنا ایک مطالبہ (آپؐ کے بعد خلافت میں حصہ) بھی حضورؐ کی خدمت میں پیش کیا تھا جسے حضورؐ نے ردّ کر دیا تھا۔ مسیلمہ نے حضورؐ کی زندگی میں ہی نبوّت کا دعویٰ کر دیا تھا اور قرآن مجید کی بعض آیات اور سورتوں کی نظیر بھی بزعم خویش بنانے اور لوگوں کو سنانے لگا تھا (المواہب اللدنیہ میں ان کی تفصیل موجود ہے) اور حضورؐ کی وفات کے معاً بعد قبائلِ عرب کو خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بغاوت پر آمادہ کیا اور زکوٰۃ وغیرہ ادا کرنے سے منع کر دیا۔ اس پر خلیفہ اوّل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (حضرت ابوبکرؓ) کو اس کی بغاوت کو فرو کرنا پڑا اور مسیلمہ انہی ہنگاموں میں قتل ہو کر حسب آیہ کریمہ (ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝) اپنے جھوٹا نبی ہونے پر مُہر ثبت کر وا گیا۔

یہاں مقام غور و فکر یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شدّ و مد سے قطعی علم تھا کہ آپؐ خاتم النبیین ہیں اور حضرت ابوبکرؓ اور دیگر صحابہ انصار و مہاجرین مدینہ منوّرہ کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا یقینی علم تھا اسلئے اگر خاتم النبیین کا یہی معنی و مقصود تھا کہ آپؐ کے بعد قیامت تک سلسلۂ رسالت و نبوّت مطلقاً بند ہو گیا ہے تو آپؐ مسیلمہ کو یہی فرما دیتے کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی ہو ہی نہیں سکتا۔ تم نبی کیسے؟ مگر حضورؐ نے اپنے خاتم النبیین ہونے کو اسکے خلاف پیش نہیں فرمایا اور وہ استدلال نہیں کیا جس سے مسیلمہ کا دعویٰ اُس وقت ایک منٹ میں ہی باطل ہو سکتا تھا۔ اور حضرت ابوبکرؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ میں سے بھی کسی نے مسیلمہ کے متعلق یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا!

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، آپؐ کے خلیفۂ اوّلؓ اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ میں سے کسی کا بھی اس عرصہ میں جو دو سال تک ممتد رہا، آپؐ کے خاتم النبیین ہونے

مسیلمہ کے خلاف استدلال نہ کرنا اور صرف اس کا فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانا اور زکوٰۃ کو خلیفۂ وقت کو ادا کرنے سے لوگوں کو روکنا ہی اس کے مقابلہ کا سبب قرار دینا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ خاتم النبیین کے ہرگز وہ معنی نہیں جو آجکل کے بعض علماء اپنی کم علمی یا کسی خاص مصلحت کی وجہ سے کرنا چاہتے ہیں۔

علاوہ ازیں اسلامی لٹریچر میں جب کبھی آخری زمانہ میں نزولِ مسیح کا ذکر آیا سب بزرگانِ ملت نے بالاتفاق یہی رائے ظاہر کی ہے کہ خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کے یہی معنی ہیں کہ کوئی نبی جو شریعتِ محمدیہ کا تابع نہ ہو اُمتِ محمدیہ میں نہیں آسکتا۔ ہاں جو اُمتی ہو وہ آسکتا ہے۔ اور حضرت مسیح نبی تو ضرور ہوں گے لیکن وہ شریعتِ محمدیہ کے تابع ہوں گے اسلئے خاتم النبیین اور لا نبی بعدی ان کے آنے میں روک نہیں۔ اور یہی جماعتِ احمدیہ کا مذہب ہے!

امام مُلا علی القاریؒ، حضرت امام ابوحنیفہؒ کے رسالہ الفقہ الاکبر کی شرح میں لکھتے ہیں کہ آخری زمانہ میں یاجوج و ماجوج وغیرہ کے نکلنے کے بعد جب امام مہدیؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی ملاقات ہوگی اور نماز کا وقت ہوجائے گا تو امام مہدیؑ حضرت عیسیٰ سے کہیں گے کہ آپ نماز پڑھائیں۔ حضرت عیسیٰؑ نماز نہیں پڑھائیں گے اور کہیں گے کہ یہ نماز تو آپ کے لئے ہی کھڑی کی گئی ہے اسلئے آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ ہی نماز پڑھائیں۔

"ویقتدی بہ لیظھر متابعتہ لنبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کما اشار الیٰ ھذا المعنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقولہ لو کان عیسیٰ حیًّا لما وسعہ اِلّا اتباعی وقد بینت وجہ ذٰلک عند قولہ تعالیٰ (وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ) الاٰیۃ فی شرح الشفاء وغیرہ"

(الفقہ الاکبر مطبوعہ مصر ۱۳۲۳ھ ص ۱۰۱)

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے تا یہ ظاہر ہوجائے کہ آپ (عیسیٰؑ) ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تابع ہیں جیسا کہ اس معنی کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشاد "لو کان عیسیٰ حیًّا لما وسعہ الّا اتباعی" (اگر عیسیٰ زندہ ہوتے تو میری اتباع کے سوا ان کو کوئی چارہ نہ ہوتا) میں اشارہ فرمایا ہے اور میں (علی قاریؒ) نے اس کی وجہ اپنی کتاب شرح الشفاء وغیرہ میں اللہ تعالیٰ کے فرمان (اذ اخذ اللہ میثاق النبیّن لما اٰتیتکم من کتابٍ وحکمۃٍ ثم جاءکم رسول) الاٰیۃ کی تفسیر میں لکھ دی ہے"۔

المواہب اللدنیہ کے مؤلف امام احمد بن ابی بکر الخطیب القسطلانی خصائصِ اُمتِ محمدیہ کے باب میں اسی سلسلہ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"وكل من دخل في زمان هٰذه
الامّة من الانبياء بعد نبيّها
كعيسىٰ صلى الله عليه وسلم أو قدّر
دخوله كالخضر فانّه لا يحكم
في العالم الّا بما شرعه محمّد
صلى الله عليه وسلم في هٰذه الامة
فاذا نزل سيّدنا عيسىٰ عليه الصلوٰة
والسلام فانّما يحكم بشريعة نبيّنا صلى الله
عليه وسلّم بالهام أو اطلاع على الروح
المحمدي أو بما شاء الله تعالىٰ فيأخذ عنه
ما شرع الله له أن يحكم به أمّته فلا
يحكم في شيءٍ من تحريم وتحليل الّا بما كان
يحكم به نبيّنا صلى الله عليه وسلم ولا
يحكم بشريعته التي انزلت عليه في
أوان رسالته ودولته فهو عليه الصلوٰة
والسلام تابع لنبيّنا صلى الله عليه وسلم
..... فهو عليه الصلوٰة والسلام
وإن كان خليفة في الامة المحمدية
فهو رسول ونبيّ كريم على حاله
لا كما يظنّ بعض الناس أنه يأتي
واحدًا من هٰذه الأمّة نعم هو واحدٌ
من هٰذه الأمّة لما ذكر من وجوب أتباعه
لنبيّنا صلى الله عليه وسلّم والحكم بشريعته"

(المواہب اللدنیہ جلد اوّل صـ۲۲۲، صـ۲۲۳ طبع مصر)

کہ جو نبی اِس اُمّت کے زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے بعد آئے گا خواہ وہ عیسیٰ علیہ السلام ہوں یا خضر
وہ دُنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت
کو ہی نافذ فرمائیں گے۔ جب حضرت عیسیٰ نازل
ہوں گے تو وہ بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی شریعت کے مطابق ہی فیصلے کریں گے کیونکہ
آپ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع
ہوں گے ...... اور آپ اگرچہ اِس اُمّت
(محمدیہ) میں خلیفہ ہی ہوں گے لیکن اسکے باوجود
وہ رسول اور نبی بھی اسی طرح رہیں گے جس طرح
پہلے نبی و رسول تھے۔ یہ خیال صحیح نہیں کہ وہ اُمّت
محمدیہ کے دیگر افراد کی طرح ایک عام فرد
ہوں گے۔ ہاں وہ اِس اُمّت (محمدیہ) کے
ایک فرد اِس معنی میں ہوں گے کہ ان پر ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع واجب
ہوگی اور وہ آپ کی شریعت کے
مطابق فیصلے کریں گے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ
ونور عرشہ محمّد خاتم النبیین
وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین +

شانِ خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم

(جناب مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم۔ اے)

ہر مسلماں کی جاں خاتم الرسل ہیں
سرورِ دو جہاں خاتم الرسل ہیں

عرش پر اپنے جلوے دکھائے جنہیں
حق کے وہ دلستاں خاتم الرسل ہیں

ہے یہ ایماں ہمارا بصدق و صفا
زندۂ جاوداں خاتم الرسل ہیں

وَسِعَتْ رَحْمَةُ اللهِ كُلَّ الوریٰ
اس کا زندہ نشاں خاتم الرسل ہیں

بُعد کیوں خالق و خلق میں ہو کوئی
جب سدا درمیاں خاتم الرسل ہیں

جس سے رحمت کے وا سب دریچے ہوئے
وہ نبی بے گماں خاتم الرسل ہیں

اس عقیدہ پہ قائم ہے ہر احمدی
ہادیٔ دو جہاں خاتم الرسل ہیں

ملجا و ماویٰ و حامیٔ بے کساں
شافعِ عاصیاں خاتم الرسل ہیں

جن کی خاتم ہے معیارِ صدقِ رسل
وہ ابِ مرسلاں خاتم الرسل ہیں

سید الاولیں سید الآخریں
نورِ کون و مکاں خاتم الرسل ہیں

خاتمِ ما سبق فاتحِ ما انغلق[۱]
قاسم[۲] و میزباں خاتم الرسل ہیں

ہے مقامِ علیٰ جن کا عرشِ بریں
حق کے وہ رازداں خاتم الرسل ہیں

بہرِ تصدیق مہرِ نبوت ملی
فخرِ پیغمبراں خاتم الرسل ہیں

کیوں نہ صدیق ہو آسِ بخشش تجھے
تیرے بھی مہرباں خاتم الرسل ہیں

۱ قول حضرت علیؓ
۲ أَنَا الْقَاسِمُ وَاللهُ هُوَ الْمُعْطِي (حدیث)

"وہابی مذہب کے ڈھول کا پول"

مندرجہ بالا عنوان سے ایک مطبوعہ بڑا پوسٹر قادری محمد ضیاء اللہ صاحب مالک قادری کتب خانہ سیالکوٹ شہر کی طرف سے ہمیں برائے اشاعت موصول ہوا ہے۔ اہلحدیثوں اور بریلویوں کے درمیان یہ اشتہار بازی کا ایک تازہ نمونہ ہے۔ بریلوی عالم محمد ضیاء اللہ صاحب نے اس اشتہار کے جملہ حوالہ جات کے متعلق اعلان کیا ہے کہ "اِس اشتہار میں درج کردہ حوالہ جات کو غلط ثابت کرنے والے کو فی حوالہ پانچ صد روپیہ انعام دیا جائے گا۔" یہ اشتہار "روبینہ پرنٹنگ پریس سیالکوٹ" میں طبع ہوا ہے۔

ہم قادری صاحب کے اشتہار کا ایک حصہ بطور نمونہ ذیل میں اُن ہی کے الفاظ میں درج کرتے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ اب یہ علماء تکفیر بازی کی بجائے کوئی خدمتِ دین بجا لائیں ——— (ایڈیٹر)

"فرقہ وہابیہ کے اکابرین کے متعلق وہابی مولویوں کی رائے	نام ؟	کتاب یا اخبار کا حوالہ جس میں درج ہے
مولوی فقیر اللہ صاحب مدراسی کے نزدیک دجال ملحد منافق۔ زندیق کون ہے؟	سردار الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری	اخبار اہلحدیث امرتسر ص۷ ۱۶ر جون ۱۹۱۶ء
مولوی عبد اللہ صاحب روپڑی کے نزدیک جہنمی معتزلی۔ کافر ملحد اور خبیث کون ؟	مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری	مظالم روپڑی ص۵
وہابیہ کی مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند لاہور کے سیکرٹری عبد العزیز کے نزدیک سوقیانہ بازاری حملے کرنے والا کون ؟	مولوی ثناء اللہ امرتسری	فیصلہ مکہ ص۳
مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے نزدیک حوالہ میں کتر بیونت۔ فریب اور کذب بیانی کرنے والا کون ہے ؟	مولوی رفیق خان پسروری کے استاد مولوی عبد الستار صاحب دہلوی	اہلحدیث امرتسر ص۴ ۳۱ر جولائی ۱۹۳۲ء
مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کو دھوکہ باز۔ نمک حرام اور بزدل بے غیرت کہنے والا کون ہے ؟	وہابیہ کی مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کے سیکرٹری عبد العزیز	فیصلہ مکہ ص۲
مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری اور کثیر التعداد وہابی عوام اور مولویوں کو جہالت کی موت مرنے والے۔ جہنمی کہنے والا کون ہے ؟	مولوی عبد الستار دہلوی	اہل حدیث امرتسر ص۴ ۹ر جولائی ۱۹۳۷ء

فرقۂ وہابیہ کے اکابرین کے متعلق وہابی مولویوں کی رائے	نام ؟	کتاب یا اخبار کا حوالہ جس میں درج ہے
مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی اور کثیر التعداد مولویوں اور عوام کو احمق کہنے والا کون ؟	مولوی محمد حسین بٹالوی	اہلحدیث امرتسر ص ۱ ۸۔ اکتوبر ۱۹۱۵ء
مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی اور مولوی ثناء اللہ کو گمراہ سمجھنے والا کون ہے ؟	حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی	تنظیم اہلحدیث روپڑہ ص ۱۲ یکم جنوری ۱۹۳۳ء
مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو جامع بین انواع الکفر بعنا فضل الکلام متعارض البیان جشیح الالحاد والفساد سمجھنے والا کون ہے ؟	مولوی فقیر اللہ صاحب مدراسی	اخبار اہلحدیث امرتسر ص ۲ ۱۶ر جون ۱۹۱۹ء
مولوی محمد صاحب دہلوی کے نزدیک یاوہ گو، بدزبان کون ہے ؟	حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی	اخبار محمدی دہلی ص ۱ ۱۵ر ستمبر ۱۹۳۹ء
وہابی مولوی ابو عبد اللہ صاحب امرتسری کے نزدیک جھوٹ بولنے اور جھوٹ از خود گھڑنے والا اور تہمت تراش کون ہے ؟	حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی	اخبار محمدی دہلی ص ۱۳ ۱۵ر اپریل ۱۹۳۹ء
مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے نزدیک دروغ گو اور دھوکہ باز کون ہے ؟	مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی	اہلحدیث امرتسر ص ۴ ۲۹ر دسمبر ۱۹۱۱ء
مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی کے نزدیک مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھ لینے کا فتویٰ دینے والا کون ہے ؟	مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری	مجموعۃ الفتاویٰ ص ۲۱۹ فیصلہ مکہ ص ۷
مولوی ثناء اللہ امرتسری کے نزدیک عدالت میں مرزائیوں کے کفر کا فتویٰ نہ دینے والا اور ان کو مسلمان کہنے والا کون ہے ؟	مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی	اہلحدیث امرتسر ص ۴ ۱۷ر جولائی ۱۹۱۴ء
مرزائیوں کو مسلمان سمجھنے والا اور انجمن اتحاد المسلمین میں ممبر بنانے والا اور ان کی ممبرشپ پر خوشی کرنے والا کون ہے ؟	مولوی ثناء اللہ امرتسری	اخبار اہلحدیث امرتسر ص ۵ ۵ر جمادی الاوّل ۱۳۲۹ھ
مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کے نزدیک مرزائی فتنہ سے زیادہ فتنہ برپا کرنے والا مفتر کون ہے ؟	مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری	فیصلہ مکہ ص ۱
مولوی محمد صاحب دہلوی کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی سے بڑھ کر قرآن مجید و احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی تاویلات باطلہ کو رواں دواں کرنے میں ملکہ رکھنے والا کون ہے ؟	مولوی عبد الستار صاحب دہلوی	اخبار محمدی دہلی ص ۱۶ ۱۵ر اکتوبر ۱۹۳۸ء

فرقہ وہابیہ کے اکابرین کے متعلق وہابی مولویوں کی رائے	نام؟	کتاب یا اخبار کا حوالہ جس میں درج ہے
مولوی عبدالحق صاحب غزنوی کے نزدیک مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کون نہ کیا جائے؟	مولوی ثناء اللہ امرتسری	اربعین ص۲۹
مولوی عبدالحق غزنوی کے نزدیک لائق امامت اور قابل اتباع کون نہیں ہے؟	مولوی ثناء اللہ امرتسری	اربعین ص۲۷
مرکزی جمعیت اہلحدیث کے سیکرٹری کے نزدیک مصلحت شناس ایمان رکھنے والا کون ہے؟	مولوی ثناء اللہ امرتسری	فیصلہ مکہ ص۵
مولوی عبدالحق غزنوی کے نزدیک اپنے استاد (حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی جو کہ مولوی ابراہیم میر صاحب سیالکوٹی کے بھی استاد ہیں) کو جھوٹا، کذاب کہنے والا کون ہے؟	مولوی ثناء اللہ امرتسری	فیصلہ مکہ ص۶
مولوی محمد یوسف خانپوری کے نزدیک تاویل باطلہ اور خرافات واہیہ سے کام لینے والا کون ہے؟	مولوی داؤد غزنوی	اہلحدیث ص۷ ۲۴ فروری ۱۹۲۵ء
مولوی ثناء اللہ امرتسری کو خارج از فرقہ اہل حدیث سمجھنے والا کون ہے؟	مولوی عبداللہ روپڑی	تنظیم اہلحدیث روپڑی ص۱۵ یکم نومبر ۱۹۳۲ء
مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کی جہالت پر افسوس کرنے والا کون وہابی مولوی ہے؟	مولوی عبداللہ صاحب لائلپوری	اخبار محمدی دہلی ص۲ یکم جون ۱۹۴۲ء
مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کی تصنیف کو ناقابل اشاعت کہنے والا کون ہے؟	مولوی احمد اللہ، مولوی محمد دہلوی، مولوی عبداللہ روپڑی صاحبان	تنظیم اہلحدیث روپڑ ص۷ یکم جنوری ۱۹۲۳ء
مولوی ثناء اللہ امرتسری کے نزدیک سیدھی سادھی عبارت کا مضمون الٹ پلٹ کر بیان کرنے والا کون ہے؟	مولوی عبدالستار صاحب دہلوی	اہلحدیث ص۴ ۳۱ جولائی ۱۹۴۲ء
مولوی رفیق خاں پسروری کے استاد کو اہلحدیث نہ سمجھنے والا کون ہے؟	مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری	اہلحدیث امرتسر ص۱۲ ۳ ستمبر ۱۹۴۳ء
مولوی ثناء اللہ امرتسری کے نزدیک تحریر اور تقریر میں تحریف و تبدیلی کرنے والا کون ہے؟	مولوی عبداللہ صاحب روپڑی	اہلحدیث امرتسر ص۱۲ مئی ۱۹۳۲ء
مولوی ثناء اللہ امرتسری کے نزدیک ناقابل مصنف اور گئیں مارنے والے دعوے سے ہٹ کر دلائل دینے والا کون ہے؟	حافظ عبداللہ صاحب روپڑی	اہلحدیث امرتسر ص۳، ۴، ۵ ۱۰ جولائی ۱۹۳۱ء

فرقہ وہابیہ کے اکابرین کے متعلق وہابی مولویوں کی رائے	نام ؟	کتاب یا اخبار کا حوالہ جس میں درج ہے
وہابیہ کے مشہور مجتہدین اور اکابر مولوی ثناء اللہ امرتسری حافظ عبد العزیز رحیم آبادی۔ حافظ عبد اللہ غازی پوری کو ملحد کہنے والا کون وہابی مولوی ہے؟	مولوی فقیر اللہ صاحب مدراسی	اخبار اہلحدیث امرتسر ص۲ ۱۶ر جون ۱۹۱۶ء
مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے نزدیک گالی گلوچ اور دشنام دہی سے دلائل منوانے والا کون ہے ؟	مولوی فقیر اللہ صاحب مدراسی	اخبار اہلحدیث امرتسر
مولوی حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی کے نزدیک من گھڑت اور حدیث کے خلاف تفسیر کرنے والا کون ہے ؟	مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری	درائیت تفسیری ص۵۵، ۵۶
دنیا کے نزدیک مولوی ثناء اللہ کی تفسیر قرآن کی تفسیر نہیں بلکہ تحریف ہے کس کا مقولہ ہے ؟	مولوی عبد اللہ صاحب روپڑی	فتاوی اہلحدیث ص۷۵
کس کے نزدیک مولوی ثناء اللہ صاحب اہلحدیث کہلانے کے مستحق نہیں؟	مولوی عبد اللہ صاحب روپڑی	فتاوی اہلحدیث ص۷۵ "

فضائل اسلام کا اعتراف

لاہور ۲۲ر دسمبر۔ ہمبرگ یونیورسٹی کے پروفیسر برٹولڈ سپولر نے کہا ہے کہ اسلام دنیا میں تلوار کے زور سے نہیں بلکہ اعلیٰ اخلاقی اقدار سادگی انسان اور خدا کے مابین براہ راست رابطہ و تصورات کے فلسفہ کی وجہ سے پھیلا ہے اور تاریخ نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ اسلام دنیا کا آخری مذہب ہے۔ وہ آج شام ہمدرد میں اسلام کی اخلاقی اقدار کے موضوع پر تقریر کر رہے تھے۔ پروفیسر سپولر نے کہا کہ اسلام کو دیگر مذاہب پر برتری اسلئے حاصل ہوتی ہے کہ اس کے بنیادی عقائد میں بہت کم اختلاف ہوا ہے۔ شروع میں تین فرقے شیعہ سُنی اور خوارج پیدا ہو گئے تھے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ خوارج ختم ہو گئے شیعہ سُنی باقی رہ گئے ان میں بھی بنیادی عقائد میں اختلاف نہیں بلکہ بہت معمولی اختلافات ہیں....

انہوں نے کہا کہ اسلام کی عالمگیر مقبولیت کی وجہ اسکی واضح نسبت مساوات، اخوت اور بھائی چارہ ہیں اور اولیاء اور صوفیاء نے اسلامی تعلیمات کو جس انداز سے دنیا میں پیش کیا اسکی وجہ سے اسلام دنیا کے دور دراز ممالک میں پھیل گیا۔ انہوں نے اسلامی تاجروں کے تجارتی قافلوں کو بھی مذہب پھیلنے کی ایک وجہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اولیاء، صوفیاء اور تجارتی قافلوں نے اسلامی اقدار کو بلند کرنے میں انتہائی اہم کردار ادا کیا ہے مسٹر سپولر نے مزید کہا کہ عیسائیت اور رہبانیت کے برعکس اسلام میں خدا اور انسان میں براہ راست رابطہ کا فلسفہ ایسا ہے جس سے عام لوگ متاثر ہیں اور عیسائیت کی طرح مذہبی پادریوں کی سی اجارہ داری حاصل نہیں ہے مسٹر سپولر نے مزید کہا کہ اسلام کو عرب اور دیگر ممالک میں بہت سیاسی غلبہ حاصل ہو گیا تھا جس کی وجہ سے اس کے پیروکاروں کی تعداد میں اضافہ ہی ہوتا رہا جبکہ اس کے برعکس حضرت عیسیٰ اور رہبانیت کو سیاسی غلبہ حاصل نہیں تھا" (امروز لاہور ۲۳ر دسمبر ۱۹۷۳ء)

غیر عربی لفظ قرار دیتے ہیں وہ راستی پر ہیں۔
اور اصل میں لفظ ابلیس یونانی لفظ ہے۔
یعنی ڈایابولس جس کی دوسری شکل انگریزی میں
ڈیول بمعنی شیطان ہے۔

اقول۔(ا) ابلیس اور ڈایابولس میں پوری مشابہت
بھی تو نہیں ہے۔ بلکہ ڈایا کو حذف کرنا
کسی دجہ پر مبنی نہیں ہے۔

(ب) پہلے ہم لفظ ڈایا۔ بول۔ اس۔ کا تجزیہ کرتے
ہیں جس میں تین اجزائے ترکیبی ہیں۔ یعنی
DIA سابقہ جس کے معنی دو ہیں یا دُگنا۔
BALLO پھینکنا۔ ردّ کرنا۔ مارنا
OS لاحقہ اسمی ہے۔

لاحقہ کو چھوڑ کر دونوں اجزا اس لفظ کے
عربی الاصل ہیں۔ بہ طریق ذیل:۔

(a) DIA بمعنی دُگنا مسلّمہ طور پر کئی شکلوں میں سے
گزرا ہے۔ یعنی:۔

DEF = DIV = DUO = DIA (دیکھو
آکسفورڈ ڈکشنری) گویا اوّلین شکل DIA کی
DEF تھی جو کہ صاف (ضِعف۔ دُگنا) ہے۔
یہ لفظ سنسکرت میں دوا، فارسی میں دو،
انگریزی میں "ٹُو" ہے۔ یہ لفظ بھی آرین بانوں
کا عربی سے نکلنا ثابت کرتا ہے۔ پھر دو
کے مفہوم سے دوئی۔ جُدائی۔ علیحدگی۔ دُوری
کا مفہوم اختیار کیا گیا جیسا کہ یونانی لُغت میں
درج ہے۔

(b) دوسرا مادہ BALLO ہے یعنی پھینکنا۔
ردّ کرنا۔ مارنا۔ جو دو عربی الفاظ پر مبنی ہے
(عبل۔ ردّ کرنا)۔(وبل۔ لگاتار مارنا)

(C) OS لاحقہ ہے اور زائد ہے۔ اصلی لفظ
کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ پس ڈایا۔ بول۔ اس
کے معنی ہوئے۔ دوہرا۔ ردّ کیا گیا۔ دھتکارا
گیا۔ یہ یونانی لفظ ہے جو انگریزی میں سکڑ کر
ڈیول بن گیا۔ قرآن شریف میں شیطان کے لئے
رجیم اور خسأ کے الفاظ آئے ہیں۔ ان
دونوں کا مفہوم بھی دھتکارنا اور ردّ کرنا ہے
یعنی مردود یا شیطان۔

پروفیسر گلیم (متوفی ۱۹۶۵ء) نے بھی ابلیس
اور ڈایابولس کو ایک لفظ سمجھ لیا۔ حالانکہ ابلیس میں
س اصلی ہے نہ کہ زائد۔ اور ڈایا تو اس میں شامل
ہی نہیں۔ یہ وہی فلالوجی کا موڑ ہے جس کا ہم نے
شروع میں ذکر کیا ہے۔

پس جبکہ یہ دونوں لفظ مختلف ہیں مختلف الاصل
ہیں معنی میں مختلف ہیں تو ان کو ایک لفظ سمجھ لینا غلط
ہے۔ بالکل غلط۔ علامہ راغب فرماتے ہیں۔ ابلیس
کا مادہ بلس۔[ابلس: زیادہ مایوس ہوا۔ غمگین
ہوا۔ چُپ ہو گیا۔ بے خبر ہوا]۔[مُبلس بمعنی متحیر۔
مایوسی سے غمگین ہونے والا]

حاصل کلام

ہم نے ثابت کیا ہے کہ:۔

اوّل۔ دو لفظوں کا ہم شکل اور ہم معنی ہونا اُن کے ماٗخذ کی وحدت کی دلیل نہیں ہوتا۔

دوم۔ الفاظ روز۔ آفریدن۔ ڈیول یا ڈایابولس بجائے خود عربی مادوں پر مبنی ہیں۔ اسلئے پروفیسر صاحب تہی دست رہ گئے ہیں۔

سوم۔ الفاظ۔ رزق۔ عفریت۔ ابلیس خالص عربی الفاظ ہیں اور ان کے لئے جو ماٗخذ پروفیسر صاحب نے تجویز کئے ہیں وہ بالکل الگ عربی الفاظ ہیں۔ اور پروفیسر صاحب نے باہمہ علم و فضل سراب کو آب اور صبحِ کاذب کو صبحِ صادق شمار کر لیا ہے اور قرآنی الفاظ کے متعلق اُن کی تحقیق اور استدلال بے اصل اور بے بنیاد ہے ؎

کارِ پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ ماند در نوشتن شیر و شِیر

ایک ضروری گزارش

خاکسار ممنون ہوگا اگر کوئی دوست مضمون ہذا یا اس کے بعد میں آنے والے مضامین پر مزید روشنی ڈالیں یا ان میں اصلاح و اضافہ فرمائیں کیونکہ قرآن شریف کے خلاف عیسائیوں کے یہ اعتراضات ایک تشنۂ جواب ہیں۔ اور ان اعتراضات کی اشاعت میں بڑے بڑے لوگ شامل رہے ہیں اور پروفیسر جیفری کی کتاب کی اشاعت میں ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب بڑودہ الملقب بگائیکواڑ (یعنی گائے کا چرواہا) کی امداد اور سرپرستی شامل رہی ہے۔ کتاب مذکور کا جواب کسی کی طرف سے لکھا جانا خاکسار کے علم میں نہیں آیا۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ عربی زبان کا اُم الالسنہ ہونا بڑا اہم، دقیق اور گہرا مضمون ہے۔ جس کے لئے ضروری ہے کہ غور و فکر کو کام میں لایا جائے۔ سرسری نظر کی بجائے عمیق نظر سے اس کا مطالعہ کرنا ازبس ضروری ہے۔ اگر کوئی بات وضاحت طلب ہو تو ناظرین کے دریافت کرنے پر اپنی بساط کے مطابق خاکسار تا امکان بذریعہ الفرقان اس کی وضاحت کرنے کی کوشش کر سکتا ہے۔

اور الفرقان کی طرف سے ؎

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے

حاصلِ مطالعہ

(مرسلہ:۔ الحاج عزیز الرحمٰن صاحب منگلا)

(۱) مہدی اور مسیح ایک وجود ہیں

—— حضرت امام غزالی رح کا عقیدہ ——

"طبِّ روحانی و جسمانی اُردو مجرّبات امام غزالیؒ" شائع کردہ ملک غلام محمد اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور مطبوعہ انقلاب سٹیم پریس کے صفحہ ۲۲۷ پر لکھا ہے :۔

"جبکہ حضرت عیسیٰؑ نازل ہونگے اور وہی مہدی ہیں جنکی شان میں رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے لا مھدی اِلّا عیسیٰ۔ واللہ اعلم بالصواب۔"

(۲) اسی طرح کتاب مذکور کے صفحہ ۱۸۵ پر لکھا ہے :۔

"اہلِ ہند کی ایک جماعت کہتی ہے کہ آدمؑ سے پہلے اکیس ۲۱ آدم ہو گزرے تھے اور بعض حکماء ترک

حَیَاۃُ اَبِی الْعَطَاءِ

میرا سفرِ انگلستان

(ابُو العَطَاء)

تحریکِ سفر

ہر کام اللہ تعالیٰ کے حکم اور اذن سے ہوتا ہے۔ گزشتہ سال (۱۹۷۳ء) میں بعض احباب لندن میں یہ تحریک شروع ہوئی کہ اگر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہٖ کی اجازت ہو جائے اور ابو العطاء کو لندن آنے کا موقعہ میسّر آجائے تو اس سے جماعت کو بھی کچھ دینی فائدہ حاصل ہو جائے گا اور اُسے بھی بہترین ڈاکٹری معائنہ کے نتیجہ میں جسمانی فائدہ پہنچے گا۔ مشورہ کے بعد محترم جناب بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد فضل لندن نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں درخواست بھجوا دی۔ انہوں نے یہ بھی ذکر کر دیا کہ عزیزم محترم محمد اسلم صاحب جاوید لندن نے اس سفر کے اخراجات کی ذمہ واری لے لی ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ خود بھی اہم دینی کاموں کے لئے سفرِ یورپ پر تشریف لے جا رہے تھے۔ فرمایا کہ واپسی پر اس معاملہ پر فیصلہ کریں گے۔

دو ماہ کی رخصت

گزشتہ برس میری طبیعت ذیابیطس کی وجہ سے زیادہ خراب رہی۔ خون کا دباؤ بھی بڑھ جاتا رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے، احباب کی دعاؤں اور طبی معالجہ سے میں خدمتِ دین بجا لانے کی سعادت حاصل کرتا رہا۔ وللہ الحمد۔

جولائی اگست میں فضل عمر درس القرآن کلاس کا کام بھی خاص اہمیت رکھتا ہے۔ زیادہ ضعف ہو جانے پر صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے دو ماہ تک آرام کرنے کا مشورہ دیا اور رخصت کی سفارش کی۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنی روانگی سے پیشتر ہی میری دو ماہ کی رخصت منظور فرما لی لیکن فضل عمر کلاس کی ذمہ واری کی وجہ سے میں اس اجازت سے آخر اگست میں ہی استفادہ شروع کر سکا۔ انگلستان جانے کے لئے بہت سے قواعد کو بھی پورا کرنا ضروری ہوتا ہے۔

ربوہ سے لاہور روانگی

مورخہ ۳؍ اگست ۱۹۷۳ء بروز جمعہ ربوہ سے لاہور کے لئے روانگی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے امیر مقامی صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے ذریعہ کار کا انتظام فرما دیا تھا۔ روانگی سے قبل مجلس انصار اللہ مرکزیہ، مجلس انصار اللہ ربوہ، مجلس عاملہ محلہ دار الرحمت وسطی اور دیگر احباب نے اظہارِ محبت کے طور پر دعوتیں بھی کیں اور باوجود یہ ایک قسم کا نجی سفر تھا روانگی کے وقت بہت سے مخلص دوست اور بزرگ الوداع کہنے کے لئے بیت العطاء پہنچ گئے تھے۔ راستے میں بارش شدید تھی اسلئے لاہور تک کافی وقت صرف ہوا۔ ۲۴ ستمبر کو صبح لاہور سے بذریعہ طیارہ کراچی کے لئے

روانگی ہوئی۔ اس موقعہ پر الوداع کہنے کے لئے عزیزم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ، مکرم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی، مکرم چودھری نصیر احمد صاحب مکرم عزیزم صوفی رحیم بخش صاحب اور متعدد دوسرے دوست بھی ایرپورٹ پر موجود تھے۔ عزیزم مولوی عطاءالکریم صاحب شاہد مربی سلسلہ اور ان کے فرزند عزیز عطاءالمجیب اور عزیز عطاءالاعلیٰ سلّمہا اللہ ربوہ سے ہی ہمراہ تھے سب نے دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا۔ جزاھم اللہ خیراً۔

کراچی سے روانگی

کراچی ایرپورٹ پر محترم چودھری احمد مختار صاحب امیر جماعت، اخویم شیخ خلیل الرحمٰن صاحب، مکرم عبدالرحیم صاحب مدہوش، عزیزم مکرم عطاءالرحمٰن صاحب طاہر، مکرم چوہدری عبدالوہاب صاحب، مکرم شیخ رفیق احمد صاحب اور مربی سلسلہ مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور وغیرہم موجود تھے۔ ایک رات وہاں گزارنے کے بعد ۲ ستمبر کو علی الصبح لندن کے لئے روانگی تھی۔ اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے اس نے ہر قسم کی سہولت عطا فرمائی۔ مذکورہ احباب کے علاوہ دیگر متعدد احباب کی مخلصانہ دعاؤں کے ساتھ ہوائی جہاز میں داخل ہوا۔ عاجزانہ دعائیں کیں سفر کے بخیریت سرانجام پانے کے لئے اور خدمتِ دین کی توفیق کے لئے نیز جملہ محسن اور مخلص احباب کے لئے۔ جزاہم اللہ خیراً۔

لندن میں نزول

۲ ستمبر کو براہ قاہرہ، روم اور پیرس سے ہوتا ہوا ہوائی جہاز شام کے چھ بجے کے قریب لندن کے ایرپورٹ پر اترا۔ قاہرہ سے آگے کا سارا سفر میرے لئے بالکل نیا تھا۔ بلادِ عربیہ میں تبلیغِ اسلام کے پنجسالہ عرصہ میں قاہرہ میں تو کئی مرتبہ آیا تھا۔ تاہم ہوائی مستقر میں جو غیر معمولی توسیع ہو چکی ہے اس کے دیکھنے کا موقعہ اسی مرتبہ میسر آیا۔ روم کا ہوائی مستقر بھی قابلِ دید ہے۔ لندن کے مطار پر ایک بڑی تعداد مخلصین اور عزیزوں کی موجود تھی۔ ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ انگلستان سے باہر یورپ کے دورہ پر تھے اور محترم امام صاحب حضور کے ہمراہ تھے۔ لندن مشن میں عزیزم عطاءالمجیب صاحب راشد ایم۔اے نائب امام ہی بطور انچارج تھے۔ وہ اور ان کے ساتھی مبلغ عزیزم عبدالوہاب ابن آدم اور عزیزم خواجہ منیر الدین صاحب شمس بھی احباب کے ساتھ استقبال کے لئے موجود تھے۔ ان کے علاوہ محترم شیخ مبارک احمد صاحب ابن خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب مرحوم لندن ایرپورٹ پر موجود تھے۔ کاروں میں مشن ہاؤس اور پھر عزیزم محمد اسلم صاحب جاوید کے مکان پر پہنچے جہاں پر میں سارا عرصہ مقیم رہا۔ جزاھم اللہ خیراً۔

طبی معائنہ جات و تشخیص

مجھے ۲ ستمبر سے ۲۳ اکتوبر تک انگلستان میں رہنے کا موقعہ ملا۔ اس کا تفصیلی ذکر تو بہت طویل ہوگا مختصر طور پر چند عنوانوں کے ماتحت میں اس کا تذکرہ کرتا ہوں۔ سارے عرصہ میں عموماً جملہ احباب لندن کی طرف سے بہت محبت اور خلوص کا سلوک ہوا۔ بعض احباب نے تو اس سلوک

سے دل پر غیر معمولی اثرات چھوڑے سب کے لئے دُعاگو رہا اور اب بھی دُعا کرتا ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ڈاکٹری طور پر محترم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب کا بہت ممنون ہوں۔ مکرم نذیر احمد صاحب ڈار کے بھائی ڈاکٹر ظفر ڈار صاحب کا بھی شکر گزار ہوں۔ ڈاکٹر عبدالحمید صاحب کی نگرانی میں علاج ہوتا رہا۔ جن کے ذریعہ حسب قواعد حکومتی مراعات سے بہرہ ور ہوا۔ خون کے ٹسٹ ہوئے آنکھوں کا معائنہ ہوا۔ پھیپھڑوں کے معائنے ہوئے۔ پیشاب کے امتحان ہوئے۔ مختلف ہسپتالوں میں ماہر ڈاکٹروں کے معائنہ سے قرار پایا کہ معمولی بلڈ پریشر ہے اور شوگر قابل توجہ ہے تاہم ایسی صورت ہے کہ خوراک کے بارے میں پوری احتیاط سے انشاء اللہ حالت ٹھیک ہو جائے گی۔ مختلف احتیاطی ادویہ بھی مہیا کر دی گئیں الحمد للہ۔ جو میں اب تک استعمال کر رہا ہوں۔

دینی خدمات کا تذکرہ

اِس سارے قیام میں جو دینی کام ہو سکا اس کا مختصر خلاصہ یوں ہے کہ (۱) ۷ر ستمبر کو مجھے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ ابھی دَورہ یورپ پر تھے اور محترم امام صاحب بھی حضور کے ساتھ تھے (۲) ۹ ستمبر کو جلنگھم کی جماعت کا ایک تربیتی اجتماع منعقد ہوا۔ خاکسار وہاں پر عزیزم عبدالوہاب صاحب اور عزیزم محمد اسلم صاحب جاوید اور عزیزہ امۃ المجیب صاحبہ جاوید کی معیت میں گیا۔ کار عزیزم جاوید صاحب چلا رہے تھے۔ اجلاس کی کارروائی صدر جماعت محترم فضل کریم صاحب لون کی صدارت میں ہوئی۔ خاکسار نے پون گھنٹہ تک حالاتِ حاضرہ اور احمدیوں کی ذمہ داریوں پر تقریر کی۔ احباب کو موقعہ دیا گیا کہ وہ عیسائیوں وغیرہم کے سوالات کے جوابات دریافت کر لیں۔ بہت دلچسپ مجلس رہی (۳) مورخہ ۳۰ ستمبر کو حسب پروگرام عزیزم جاوید صاحب کی کار میں لیمنگٹن سپا اور کاونٹری کے دَورہ کے لئے گیا۔ محترم میاں محمد عالم صاحب بھی ساتھ تھے۔ یہ مقامات بھی تاریخی ہیں۔ کاونٹری میں مشہور ترین کیتھڈرل ہے جو پہلی جنگ میں جرمنوں کی بمباری سے مسمار ہو گیا تھا اور پھر جرمن حکومت نے اسے شاندار شکل میں تعمیر کرایا ہے۔ جب ہم اس گرجا میں گئے تو کچھ لوگ عبادت بجا لا رہے تھے۔ کاونٹری کے احباب جماعت نے افطاری کا انتظام کیا ہوا تھا۔ اس موقعہ پر مختصر تربیتی تقریر بھی ہوئی اور استفسارات کے جواب بھی دیئے۔ رات کو لیمنگٹن میں محترم چوہدری عبدالغفور صاحب کے ہاں قیام کیا۔ عزیزم محمد صالح صاحب عودی بھی ہمراہ تھے (۴) ۲ر اکتوبر کو ووکنگ مسجد دیکھنے کے لئے گئے۔ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر، مکرم محمد صالح صاحب اور عزیزم عبدالوہاب بن آدم بھی ہمراہ تھے۔ اب یہ مسجد غیر احمدی ٹرسٹ کے ماتحت ہے۔ مسجد کے امام خواجہ قمر الدین صاحب مقرر ہیں۔ ان سے مختصر مذہبی گفتگو ہوئی۔ وہ پاکستانی علماء کی تنگ دلی اور فتووں سے بہت ڈرتے تھے (۵) ۱۰ر اکتوبر کو محترم امام صاحب کے ساتھ مشن کی کار میں برمنگھم گئے۔ عزیزم خواجہ منیر الدین صاحب شمس شاہد اور عزیزم محمد اسلم صاحب جاوید بھی ساتھ تھے۔ احباب جماعت کافی

تعداد میں جمع تھے محترم جناب امام بشیر احمد خان صاحب رفیق کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ خاکسار نے تقریر کی۔ بعض سوالات کے جواب بھی دیئے۔ صدر صاحب نے صدارتی تقریر میں شمس صاحب کا تعارف بھی کرایا جو تھوڑا عرصہ قبل ہی انگلستان میں بطور مبلغ آئے ہیں آپ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ کے فرزند ہیں۔ رات کو ایک بجے برمنگھم سے واپسی ہوئی (۶) مورخہ ۲۰ اکتوبر جماعت احمدیہ ہنسلو لندن کے زیر اہتمام ایک گرجاگھر کے ہال میں جلسہ عام مقرر تھا۔ اشتہار بھی شائع کیا گیا۔ شام پانچ بجے خاکسار نے زندہ رسول ؐ کے عنوان پر چالیس منٹ تک تقریر کی۔ مکرم عبداللطیف خان صاحب جلسہ کے صدر تھے۔ سوالات کا موقعہ بھی دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔ الحمد للہ۔ جلسہ کے بعد اسی جگہ افطاری کا بھی انتظام تھا (۷) اس عرصۂ قیام میں بعض عربوں سے بھی مذہبی گفتگو کے موقعے ملتے رہے۔ (۸) رمضان المبارک میں درس القرآن کا جماعتی انتظام ہوتا ہے ہفتہ اور اتوار دو دو روز عصر سے مغرب تک احباب بکثرت مشن کے محمود ہال میں جمع ہو جاتے ہیں اور درسِ قرآن کریم ہوتا ہے۔ محترم امام صاحب کی فرمائش پر اس مرتبہ مجھے بھی متعدد ایام درسِ قرآن کریم کا موقعہ ملا۔ خاکسار نے حضرت ابراہیمؑ کے حالات پر مشتمل آیات کا دو دن درس دیا نیز چار پانچ روز میں سورۃ نور کا درس مکمل کیا۔ ایک جمعہ کو بعد نماز جمعہ خواتین کے لئے مسجد فضل لندن میں سورۃ التحریم کا درس دیا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم +

(باقی پھر)

دُعَـــاء

(للاستاذ محمد عثمان الصديقي ایم۔اے)

يَارَبِّ اغْفِرْ يَا رَبِّ اغْفِرْ!
لِيْ، وَذُنُوبِيْ عَنِّيْ كَفِّرْ
قَلْبِيْ عَنْ ظُلُمَاتِ الْجَهْلِ
وَالْوَهْمِ مِنْ نُوْرِكَ نَوِّرْ
جِسْمِيْ عَنْ أَقْذَارِ الذَّنْبِ
وَالْأَسْوَاءِ زَكِّ وَطَهِّرْ
لِيْ رُشْدًا فِيْ كُلِّ الْأَمْرِ
فِي الدُّنْيَا وَالْأُخْرٰى قَدِّرْ
وَلِيَ الْعَيْشَ عَيْشَ الدُّنْيَا
عَنْ ضِيْقٍ أَوْ عُسْرٍ يَسِّرْ
هَبْ لِيْ تَوْفِيْقَ الْحَسَنَاتِ
وَالسَّوْآتِ عَنِّيْ أَخِّرْ
وَالْخَيْرَاتِ وَالْبَرَكَاتِ
لِيْ وَفِّرْ يَا رَبِّ وَكَثِّرْ
إِنِّيْ فِي الظُّلُمَاتِ عَلَيَّ
يَا حِبِّيْ! مِنْ نُوْرِكَ أَظْهِرْ
يَا رَبِّ! مِنْ حُبِّكَ نَفْسِيْ
شَعْرًا شَعْرًا ذَرِّ وَخَمِّرْ
حُبُّكَ لِيْ هُوَ جَنَّةُ عَدْنٍ
إِيَّاهُ فِيْ قَلْبِيْ قَرِّرْ
أَكْبَرُ اللّٰهُ مِنْ كُلٍّ
يَا قَلْبِيْ! إِيَّاهُ كَبِّرْ
وَاسْمَ اللّٰهِ بِالتَّهْلِيْلِ
وَالتَّحْمِيْدِ كَرِّرْ كَرِّرْ

خوشگوار ماحول — مستعد سروس
ہم اس اعلان میں خوشی محسوس کرتے ہیں کہ
قیصر ہوٹل اینڈ ریسٹورنٹ
ایئر کنڈیشنڈ میں
مٹن لیگ MUTTON LEG
چکن تکہ CHIKEN TIKKA
اس کے علاوہ
دیگر دیسی کھانے بھی اصلی دیسی گھی میں تیار ہوتے ہیں ۔ !
قیصر ہوٹل اینڈ ریسٹورنٹ (ایئر کنڈیشنڈ)
کچہری روڈ ۔ کراچی
فون :- ۲۳۰۲۷۹

• شہزین
• شہزین
• شہزین
مرض اٹھرا کی بہترین دوا
حکیم نظام جان اینڈ سنز
ربوہ — ٹنڈو محمد خان — گوجرانوالہ

ہر قسم کا سامان سائنس
واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
گنپت روڈ لاہور
کو
یاد رکھیں

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں۔
اور غیر از جماعت دوستوں کو پڑھائیں
چندہ سالانہ صرف دو روپے
(مینجنگ ایڈیٹر)

الفردوس

انارکلی میں

لیڈیز کپڑے کے لئے

آپ کی اپنی

دکان ہے!

الفردوس

۸۵ - انارکلی - لاہور

مفید اور مؤثر دوائیں

نور کا جل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کے لئے نہایت مفید

خارش، پانی بہنا، ببھنی، ناخنہ، ضعفِ بصارت

وغیرہ امراضِ چشم کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ عرصہ سالہا

سال سے استعمال میں ہے۔

خشک و تر فی شیشی سوا روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اٹھرا کے علاج کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

کی بہترین تجویز جو نہایت عمدہ اور اعلیٰ اجزاء کے ساتھ

پیش کی جا رہی ہے۔

اٹھرا بچوں کا مُردہ پیدا ہونا، پیدا ہونے کے بعد

جلد فوت ہو جانا یا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا یا لاغر ہونا،

ان تمام امراض کا بہترین علاج ہے۔

قیمت پندرہ روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ

گول بازار ربوہ - فون نمبر ۵۲

طابع و ناشر: ابوالعطاء جالندھری۔ پرنٹر: سید عبدالحی ایم اے۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفرقان ربوہ

شیزان
گھر بھر کی خوشی
اور صحت کا
ضامن ہے
HOT
Peach Jam
شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ
بند روڈ لاہور

FINE

MARBLE INDUSTRIES (Regd.)

MARBLE SPECIALISTS, ARTISTS, PROCESSORS
EXPORTERS & IMPORTERS

★ Artistic

★ Marble

★ Handicrafts

★ Flooring

★ Stairs

★ Fountains

★ Bird Baths

and all others decorations best & selected quality guaranteed.

For your Bungalows, Houses, Buildings, Gardens, Theatres, Bathrooms, and other requirement our Factory can supply you Marble of different colours i.e., White Black — Pink — Maroon — Grey — Zebra and white with green Lines and Shades, of all sizes tiles and slabs. We specially manufacture tile of Baths 4"x4"x8"3/8 and 6"x6"x3/8" at very reasonable competitive rates Kindly contact our SALE CENTRE for your requirements of MARBLE.

2, South East Corner,
Central Com. Area off Tariq Road,
Opp. P.B.S. Petrol Pump
P.E.C.H.S. KARACHI—29.

Managing Partner :

Fine Marble Industries

27/268, Industrial Area,
KORANGI, (KARACHI)
Phone 414248

Title printed at Nusrat Art Press, Rabwah.